

تہذیبِ حیات

پندرہ روزہ

اسلام کو ایک معاون فضا کی ضرورت

اسلام کو ایک معاون فضا، بلکہ زیادہ واضح اور محتاط الفاظ میں ایک مناسب موسم اور معین درجہ حرارت و برودت (TEMPERATURE) کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ ایک زندہ انسانی دین ہے وہ کوئی عقلی اور نظریاتی فلسفہ نہیں جو صرف دماغ کے کسی خانے، یا کتب خانے کے کسی گوشہ میں محفوظ موجود ہو، وہ بیک وقت عقیدہ عمل، سیرت و اخلاق، جذبات و احساسات اور ذوق کے مجموعہ کا نام ہے، وہ انسان کوئے سانچے ڈھالتا، اور زندگی کوئے رنگ میں رنگتا ہے، اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو "صبغۃ اللہ" صفت سے یاد فرماتا ہے، صبغۃ ایک رنگ، امتیازی نشان، اور جو حجاب ہے اسلام دوسرے مذہب کے مقابلہ میں زیادہ حساس (SENSITIVE) واقع ہوا ہے، اس کے متین حروف حدود ہیں، جن سے کوئی مسلمان تجاوز نہیں کر سکتا کسی دوسرے مذہب میں "ارتداء" کرنے والے مذہب پایا جاتا ہے، نہ اس کی وہ شناخت اور قباحت ہے، جو اسلامی تحریک کے مذہب میں کوئی تجاوز نہیں کر سکتا۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی نعمتی
(دستور حیات صفحہ ۵۶)

Rs.10/-

۱۰ روپے

Postal Regd. No.LW/NP/63/2006to2008
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 45 Issue No. 04

Fortnightly

Tameer-e-Hayat
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off: 0522-2740406
Fax: 0522-2741834 - 2741231
E-mail: nadwa@sancharnet.in

25 December, 2007

Mobile: 09415786548

Mohd. Akram
Jewellers

Near Odeon Cinema, Lucknow



DEMOTENT

قب آنگ

مینو پیکھر رس

ٹیلیس آنگ- وند و آنگ = ڈوم آنگ
فک آنگ- لان آنگ- ڈیموٹنیٹ
سل کراسنگ گوری بازار سروجنی نگر کانپور روڈ لکھنؤ

Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ

خوشبو دار عطر یات

روغنیات، عرقیات، کولر پرفیوم، کار پرفیوم، روم فریشن،
فلور پرفیوم، روچ گلاب، روچ کیوڑہ، عرق گلاب،
عرق کیوڑہ، اگرمنی، ہربل پروڈکٹ

کی ایک قابل احتجاد کوکان :
ایک مرتبہ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں
چاکر کو

اظہار سن پر فیومرس

اکبری گیٹ پوک لکھنؤ
رانچی C.S. چتھوارک، محنت آن

PIZHARSON PERFUMERS

H.O : Akbari Gate, Chowk, Lucknow.
Tel.: 0522-2255257 Mobile : +91-9415009102
Branch : C-5 Janpath Market, Hazrajanj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell 91-9415784932
E-mail : pizharsonperfumers@yahoo.com

Phone: Shop: 0522-2740406
(R) 0522-2817581
Ph: 2266756
New Sana Jewellers

شنا جویلریز

Riyaz Ahmad
Ghayai Ahmad



301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سوئے چاندی کی دنیا میں ۵ سالہ دیرینہ نام
 حاجی صفی اللہ جویلریز

جہانیسا شوراء

گڑ برجحالہ کے سامنے امین آباد لکھنؤ بدر باندھ محمد اسلم

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editor: Shamsul Haq Nadwi Office. Ph: 2740406 Printed & Published by Athar Husain
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph: 0522-2614685

DESIGNED BY HAMID, DALIGANJ LUCKNOW. Mobile: 9415769282

اس شمارے میں

۱	شعر و ادب	مولانا سید محمد نبی حنفی
۲	آرہی ہے یادِ مجھ کو بار بار	اداریہ
۳	علم کو خدا شناختی سے جوڑنے کی ضرورت	حضرت مولانا سید محمد رائج حنفی ندوی
۴	کتاب الہی	قرآن کریم کتاب الہی ہے
۵	پروفیسر علی خلیل عرب	نقوش سیرت
۶	ڈاکٹر غیاث الدین شجاع الدین	سیرت نبوی ﷺ میں رحمت کی جملیاں
۷	نهذیب فو	نهذیب فو
۸	مولانا عبدالمالک جد ریاضی	حضرت اکبر ال آبادی اور آزادی نسوان
۹	مولانا سید محمد اخراج رشید ندوی	عالمی بساط سیاست
۱۰	ذیکر بہر	ذیکر بہر
۱۱	حیات صحابہ کا ایک ورق	مولانا شمس الحق ندوی
۱۲	حضرت علی بھیشت قاضی	مولانا نانڈ الرحمنی
۱۳	اسلام عالمی تناظر میں	نائب مدیر
۱۴	کلی سکھن	محمود حسن حنفی ندوی
۱۵	شخصیت	مجلس مشاورت
۱۶	حضرت قطب دیلوگی عصری معنویت	مولانا عبد اللہ حنفی ندوی
۱۷	صہیونیت	مولانا محمد خالد ندوی عازی پوری
۱۸	محمد و علی دانشوروں کے دستاویزات	• امین الدین شجاع الدین
۱۹	عالیٰ اسلام	سالانہ زرعی تعاون ۲۰۰۱
۲۰	پاکستان پر عالمی طاقتوں کا شکنجہ	• ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے - رم ۲۰۰۱
۲۱	حالات حاضرہ	ڈراماتیق حیات کے نام سے بائیس اور دو فقرے حیات ندوہ اعلامہ نکحتو کے پڑوں کی رسی و چیک
۲۲	انارکی طرف برحقی زینا	سے بھیجی جائے والی رقم قابل قبول ہو گئی۔ اس میں ادارہ کا انتصان ہوتا ہے۔ براہ کرم اس کا خیال رکھیں۔
۲۳	وفیات	تریلیز رزارو خدا و آنکہت کا پے
۲۴	مولانا شمس ندوی	Tameer-e-Hayat P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7 E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406
۲۵	اوارة	مشکون انگارکی رائے سے ادارہ کا متفق، دو ناصوری نہیں ہے
۲۶	منور سلطان ندوی	آپ کے فرمادی نہر کے پیغمبر کی طبقے کے تکمیل کا اب کار رہا اور آتم وہ کامے۔ تقدیم اعلیٰ رہا اور اس کی ادائیگی اور کوئی بخوبی نہیں۔ اگرچہ پہلی بار فون برادر اپنے بھر کے کامے ساختے۔ (میر تحریکات)

تَعْمَلُرِ حَيَاةٍ

جلد نمبر ۲۵
۱۰ جنوری ۲۰۰۸ء مطابق ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ
شمارہ نمبر ۵

حضرت مولانا سید مسیح شریعتی ندوی
(ناظیر عالم ندوہ اعلماً بکھو)

پروفیسر صاحب احمد صدیقی
(معتمد عالم ندوہ اعلماً بکھو)

زیر نگرانی

مولانا مسیح حمزہ حنفی ندوی
(ناظیر عالم ندوہ اعلماً بکھو)

مدیر عام
مدرس مسیح ندوی

مولانا نانڈ الرحمنی
نائب مدیر

محمود حسن حنفی ندوی
مجلس مشاورت

مولانا عبد اللہ حنفی ندوی
• امین الدین شجاع الدین

سالانہ زرعی تعاون ۲۰۰۱
• ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے - رم ۲۰۰۱

ڈراماتیق حیات کے نام سے بائیس اور دو فقرے حیات ندوہ اعلامہ نکحتو کے پڑوں کی رسی و چیک

سے بھیجی جائے والی رقم قابل قبول ہو گئی۔ اس میں ادارہ کا انتصان ہوتا ہے۔ براہ کرم اس کا خیال رکھیں۔

تریلیز رزارو خدا و آنکہت کا پے

آپ کے فرمادی نہر کے پیغمبر کی طبقے کے تکمیل کا اب کار رہا اور آتم وہ کامے۔ تقدیم اعلیٰ رہا اور اس کی ادائیگی اور کوئی بخوبی نہیں۔ اگرچہ پہلی بار فون برادر اپنے بھر کے کامے ساختے۔ (میر تحریکات)

پڑو پلشیر امیر ہمینے آزاد پونچ پر لیں، تکمیل آباد، نکھتو سے طبع کر کے ڈراماتیق حیات

محکم صحافت و نشریات یگور مارگ، بادشاہ پارک، لکھنؤ سے شائع کیا۔

Ph: 2260433

جدید لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنٹ پیلس

میں آپ کا خیل مقدم ہے

Gehna Palace

Whenever you see Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ

Abdullah Malik (Managing Director)

S. Abdul Malik & Sons

Our World Famous Perfumes Exporters, Importers & Manufacturing Perfumes etc
Shamamatul Amber, Keora, Gulab, Ruh Khus, Ruh Gulab, Mohsin Shamama, Malik Shamama

253/28, Nadan Mahal Road, Nakkhas, Lucknow, U.P. (India)

Ph: 0522-2266824, 2252789, (O) 2240999

آرہی ہے یاد مجھ کو بار بار

مولانا سید محمد ثانی حسني

علم کو خداشناہی سے جوڑنے کی ضرورت

حضرت مولانا سید محمد راجح حسني ندوی

ذیاں علم کی ترویج و توسعہ کا عمل غیر معمولی طور پر اور وسیع دائرہ میں نزول قرآن کے وقت سے اور رسول ﷺ کی ہدایت وہ نہماںی میں شروع ہوا، ورنہ اسلام کے آنے سے قبل علم سے جو اشتغال تھا وہ محدود پیمانے پر تھا اور وہ چنی و فکری دائرہ میں ہی اختیار کیا جاتا تھا، زندگی کے عملی دائرہ میں لوگوں کا طریقہ صرف عملی تجربات اور مشاہدات پر ہی اکتفا کر لینے کا ہوتا تھا، لیکن اسلام نے آکر علم پر اس طرح زور دیا کہ علم انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں بھی اختیار کیا جانے لگا اور علم کے سابقہ طریقے پر اس کو فکری دائرہ میں تکمیل کیا بلکہ اس کو علمی اور تجرباتی زندگی تک وسیع کر دیا گیا، اس سلسلے میں مسلمانوں نے اسکی ترقی کی کوہ جلد ہی دنیا کی دوسری قوموں کے لیے علمی رہبر بن گئے، پھر مغربی قوموں نے ان کو دیکھ کر ان کی علم و دوستی علمی وسعت سے فائدہ اٹھانا شروع کیا اور ان کے اس نقطہ نظر کو پوری طرح اختیار کر لیا کہ علم تجرباتی سطح پر بھی اور وسیع دائرہ میں اختیار کرنا چاہیے اور اس کو علمی زندگی کے تقاضوں کو بھی پورا کرنا چاہیے، مغربی ملکوں کو ان کے اس عمل نے مسلسل آگے بڑھنے میں مدد دی جتی کہ انکو اس کے ذریعہ ترقی اور طاقت کے ذرائع حاصل ہوئے اور وہ بتدریج دنیا کی دیگر قوموں پر غالب آگئے۔

دوسری طرف اس مدت میں مسلمانوں کو اپنے اسلاف کی کوششوں سے جو سرمایہ علمی حاصل ہوا تھا وہ اسی پر اکتفا کر کے مزید آگے بڑھنے کی ضرورت سے لا پرواہی برتنے لگے جس کے نتیجے میں مغربی قوموں نے، جنہوں نے علم کی اس وسیع دیپسی کو مسلمانوں سے ہی لیا تھا، علم کے معاملہ میں غیر معمولی توجہ برتنی انہوں نے دنیادی زندگی کے مختلف میدانوں میں مسلمانوں پر برتری حاصل کر لی، جس کے نتیجے میں دیگر قوموں اور خصوصاً مسلمانوں کو علم کے مقابلہ میں بے تو جھی سے بہت نقصان اٹھانا پڑا، اس نقصان کا احساس اب کیا جانے لگا ہے، اور مسلمانوں کو علم کے معاملے میں اپنی پیش قدمی یاد آنے لگی ہے جس سے آئندہ اچھے نتائج حاصل ہونے کی امید ہے۔

ذیاں اسلامی دور شروع ہونے پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار عالم کا پیغام "علم کو خداشناہی سے جوڑنے کا" یہ نصیحتا تھا، کہ "پڑھو اپنے رب کے نام کے ساتھ" خداشناہی عبارت ہے رب العالمین کی عبادت و اطاعت سے اور علم عبارت ہے انسان کو اپنی انسانی ضرورت کی معلومات کے حصول سے، اسلام نے ان دونوں حقیقوتوں کو جوڑ دیا، اس طرح علم کی سر کردگی جب تک مسلمانوں کے پاس رہی انہوں نے دونوں کو جوڑے رکھا لیکن مغربی ممالک نے بیداری آنے پر مسلمانوں سے علم کی تحصیل تو کی لیکن خداشناہی کو علم سے علاحدہ کر دیا اور علم سے دین کے جوڑ کو ختم کر دیا۔ لہذا مغربی ممالک کو علم کی جب سر کردگی ملی تو انہوں نے رب العالمین کے نام سے اس کا تعلق ختم کر دیا، اب جبکہ مسلمان علم میں مغربی ممالک سے استفادہ کرنے کے ضرورت مند ہوئے اور وہ ان سے استفادہ کرنے لگے تو افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ بجائے اس کے کاپنے اسلاف کے رویے کو اختیار کریں کہ علم کو اسم رب سے جوڑنے کا اہتمام رکھیں وہ مغربی ممالک کے اختیار کردہ روایہ پر عالی ہیں، کہ علم کو خداشناہی سے علاحدہ کیے ہوئے ہیں۔

مغربی ممالک نے علم دوستی تو دکھائی لیکن چوں کہ وہ اسلام کو نہیں مانتے تھے اس لئے انہوں نے علم کے معاملہ میں بھی اسلامی رویے سے الگ رویہ اپنایا اور خداشناہی کو علاحدہ کر کے علم کو اختیار کیا اور ہم ایسے مسلمان ہیں کہ علم کی طرف توجہ دینے میں اپنے دیرینہ طریقے کے برخلاف عمل کر رہے ہیں اور مغربی ممالک کے اسلام خالف رویے کو بختہ لے رہے ہیں، ضرورت ہے کہ ہمارے عصری تعلیم کے ادارے علم کو مغرب سے لیتے ہوئے اس میں جو اسلام خالف اثرات آگئے ہیں

- ☆ گلشن طیبہ کی صحیح مشکلہر آرہی ہے یاد مجھ کو بار بار
- ☆ وہ کلس کا حسن دل کش نور بار بزر گنبد کا جمال ول فروز
- ☆ سر بسجدہ ہونے والوں کی قطار روضہ جنت وہ محراب النبی
- ☆ سرجھکائے دل کو تھامے اشکبار حاضری آقا کے در خدام کی
- ☆ اڑ کے سلاموں کی بہار اندر بہار کاش مجھ میں طاقت پرواز ہو
- ☆ جب قریب آئے مدینہ کا حصار نعت پڑھتا، جھومتا، مستانہ وار میں چلوں چل کر تمبوں، تھم کر چلوں
- ☆ ہونگاہیں پست، آنکھیں اشکبار روضہ اقدس پہ ہو جب حاضری
- ☆ میں کروں عرض اے جیبیب کر دگار قام کر پڑے حريم خاص کے
- ☆ السلام اے مرسل پروردگار السلام اے رحمۃ للعالمین
- ☆ السلام اے وجہ تکین و قرار السلام اے راحت قلب و نظر
- ☆ ہوں ذیل و کم نظر بے اعتبار حاضری کے گرچہ میں لا اق نہیں
- ☆ ہوں غلام بے نوا و خاکسار آپ کی الفت میں میں دیوانہ ہوں
- ☆ آپ ہی کے عشق کا ہوں بادہ خوار آپ ہیں میری نگاہ موت میں
- ☆ آفتاب شوق و جان انتظار آپ کے در پر جو میں حاضر ہوا
- ☆ مل گئی مجھ کو حیات نوبہار خوبی قمت پہ مجھ کو ناہ ہے
- ☆ ہم کلامی کا ملا جو افتخار

قرآن کریم کتاب الہی ہے

پروفیسر عطیہ خلیل عرب

قرآن کریم میں اللہ رب العالمین کی نشانوں اور مجیدات کی دوستیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے انجیئے کرام کی تائید فرمائی ہے۔

ان میں سے ایک کی نوعیت محسوساتی و مادی ہے، جس نشانی یا مجرہ کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں، اور ہاتھ سے چھو سکتے ہیں، لیکن ان کا اور اک پیٹاں اور سس سے ممکن ہے، لذت شانی گیائے کرام کو اللہ رب العزت نے جو مجیدات نشانیاں عطا فرمائیں اور ان کا قرآن مجید نے ذکر فرمایا ہے، ان میں حضرت صالح کی اونٹی اور حضرت موسیٰ کا عصا، اور حضرت سليمان کا پرندوں کی یہک جو نیوں کی بھی زبان سمجھنا، حضرت مسیح علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تایبا، کوڑھی اور ببروں کو شفادینا، اور اسی کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا شامل ہے۔

دوسری قسم: عقلی اور معنوی
وہ کتاب الہی ہے جو علمی، عقلی، ادبی اور معنوی اعتبار سے مجیدات شان رکھتی ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مجرہ ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا گیا، اس حیثیت سے قرآن مجید کا مجرہ معنوی ہے مادی نہیں اور اس کی نشانیاں عقلی دلائل اور منطقی شان رکھتی ہیں۔

چلی تتم کا تعلق سابق انجیئے کرام سے ہے، اس کا مقصد اور مطلب لوگوں کی تکمیل کو خیر اور لوگوں کو حرمت میں ڈال کر دشت زدہ کرنا تھا، لیکن دوسری تتم کا مجرہ صرف قرآن کریم ہے جو عقل و خرد اور دل و دماغ اور جسم و ادا کو تسلیم کر دیتا ہے۔

اس میں کوئی بھی نہیں جوں جوں انسانی عقل منت ہے، رحم ماوری ساخت اور جنین کے تدریجی ارتقاء میں ارتقاء اور بیداری پیدا ہو گی قرآن کریم کا اعجاز ثابت پر قرآن مجید نے حکیمانہ بصیرت کے ساتھ روشنی ڈالی ہوتا ہے گا، کلام الہی بار بار لعلکم تَقْلِيلُونَ اور لَعْلَكُمْ تَفْكِرُونَ فرماتے ہوئے اہل خرد یا اولی الالباب کو اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثَ، فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلْقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ آئندہ مدت میں قیامت تک اور کس اعماز میں اپنا اعجاز پھر فرمایا ہو و لقند خلقنا انسان میں سُلَالَةٌ مِّنْ دکھاتا ہے؟ اسی لیے آج سائنسی دنیا کے ماہرین خواہ بدستی سے اس پر ایمان نہ لائیں لیکن اس کی حقیقت کو عمل تسلیم ضرور کر رہے ہیں اور اپنے ظرف اور طلب کے مطابق استفادہ کر رہے ہیں۔

قرآن حکیم نے کئی خاص موقع پر آسانوں آخر، فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اور زمینوں اور کائنات عالم میں پھیلی ہوئی اللہ رب (السومون: ۱۴-۱۲) انسان کی تخلیق کے اس قدرتی تسلیل پر کیا دنیا کے کسی کونے میں بھی پیدا ہونے والے دی ہے جب کہ اپنے شامدار خطاب عام میں وہ ایسے عالمگیر و حليم شدہ حقائق سے آگاہ فرماتے ہوئے علی انسان میں یہ ہمت ہے کہ وہ اپنی تخلیق کے اعتبار سے اس الاعلان (بِنَا أَنْهَا النَّاسُ) فرمائے ہوئے اور مسلم خواہ وہ ذات کو آواز دیتا ہے، سائنس کے ماہرین خود بخود قرآن مجید کے اعجاز کو اپنی تحقیقات سے ثابت ہوتا ہوا پاک تسلیم کر رکھتے ہیں۔

قرآنی اعجاز پر رسیج کرنے والے اسکالرز میں بعض ایسے اجتہاپنڈ بھی ہیں جن کے افکار و نظریات شلاظم فلکیات، ارضیات، بیاتیات علم کیمیا سے اہل شریعت کو اتفاق ہے اور نہ فطرت پر یقین رکھنے اور بایکیمیٹری، بایولوژی، ماگنکری، بایولوچی وغیرہ وغیرہ، والوں کو اعتبار ہے۔

قرآنی اعجاز کی اس نوعیت پر ان شاء اللہ اکے جمل بیض سائنداؤں نے قرآن حکیم کی اعجازی شان کو اپنے کامیاب سائنسی تجربات میں مفید تائج دیکھ کر مان کر (اعجاز قرآن کی سائنسی تغیر) کے عنوان سے بحث لیا ہے اور میری یہک سائنس بھی اسی قرآنی اعجاز کی مرہون کی جائے گی۔

”لیکن خود اپنی فکر خود اپنی نظر کہاں؟“

حضرت جگر مراد آبادی

بے ربط سن وعش یہ کیف واڑ کہاں تھی زندگی عزیز، مگر اس قدر کہاں

تیرے بغیر رونق دیوار دور کہاں شام وحر کا نام ہے شام وحر کہاں

کی جانتے خیال کہاں ہے نظر کہاں تیری خبر کے بعد پھر اپنی خبر کہاں

ہر جلوہ جمال ہے برق ریز پا اے دل یہاں جلی باروگر کہاں

مانا کہ مختب بھی برا باشود ہے لیکن اسے نزاکت غم کی خبر کہاں

مل کر ہجوم جلوہ میں خود جلوہ بن گئی پہنچا ہے کس جگہ سے مقام نظر کہاں

آج اس کی مہماں ہے کل اس کی مہماں اس خانما خراب محبت کا گھر کہاں

کہنے کو اہل علم کی کوئی کی نہیں لیکن خود اپنی نظر کہاں

ترک تعلقات کو مدت گزر چلی خالم ترے خیال سے پھر بھی مفر کہاں

ہر اعتبار دوست پر صدقے ہزار جاں لیکن وہ کیف وعدہ نامعتبر کہاں

عرصہ ہوا کہ رسم محبت بدل گئی دامن سے وہ معاملہ چشم ترکہاں

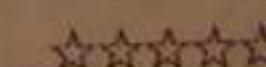
ہر گام پر ہے منزل نوجہ طلب جاتا ہے سر اخھائے ہوئے پیغمبر کہاں

صد عشرت ناہ مسلسل خوش نصیب لیکن طافت نگہہ منحصر کہاں

ہر چند کائنات دو عالم میں اے جگر انسان ہی ایک چیز ہے انساں گھر کہاں

ان کو اس سے علاحدہ کریں اور اس میں اسلامی وصف کو شامل کریں تاکہ رب العالمین کا حکم کہ ”علم“ کو بخوبی اور بیانی علم ہو گا اور انسان کے لیے خیر کا اور فلاج کا ذریعہ بنے گا ورنہ بصورت دیگر شر و فساد اور انسان کا انسان کے ساتھ یہ خواہی کا علم ہو گا جیسا کہ مغربی ممالک کے علمی فروع و ترقی سے ہو رہا ہے کہ اس کے ذریعہ انسان انسان کو کھاجانا چاہتا ہے اور دیناوی منفعت کے لیے تمام انسانی حدو دو قوتوں نے پریل گیا ہے اور حیا سوزی اور اخلاقی قدر دوں کی پامالی اس کی نظر میں کوئی بُری بات نہیں رہی۔

ایسی صورت میں مسلمانوں کا فرض بتا ہے کہ وہ علم کو اس بے راہ روی سے نجات دلائیں جس پر وہ پڑ گیا ہے اور علم میں انسانیت تو ازاں اور خیر پسندی کی روح کو داہیں لا دیں اور یہ کام اصلاح علوم اجتماعی و علوم انسانی میں کرنے کا ہے کہ ان میں غصبہ بیزاری کے جواہرات داخل کر دے گئے ہیں ان کو ان سے الگ کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے ہمارے دانشوروں کو کمکتی باندھنا ہو گا اور علوم کو ایسے سانچوں میں ذخیرانا ہو گا جن میں خدا شناسی، خیر پسندی اور انسانیت دوستی کے رجحانات ہوں تاکہ انسان اپنے اشرف المخلوقات کے منصب کا جائز حقدار بن سکے اور ساری انسانیت کے صلاح و فلاج کا ذریعہ بن سکے۔



کسی مججزہ کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

کاش! ان کے پاس عمل ہوتی تو وہ یہ احتفاظ

بائیں نہیں کرتے، یہاں دیکھئے! کس قدر لشیں انہار میں ارشاد ہوتا ہے، ہو قالوا الولاء اتوں علیہ آیات من رَبِّهِ بُلْعَلَ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا إِنَّمَا نَزَّلَنَا مِنْهُنَّ، اقْلَمْ يَكْفِهِمْ إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يَنْتَلِي عَلَيْهِمْ،

إِنْ فِي ذَلِكَ لِرَحْمَةً وَذَكْرًا لِلْقَوْمِ يُوْمَنُونَ (سورہ العنكبوت: ۵۰)، یہاں واقعی قرآن مجید عقل و خود رکھنے والوں کے لیے کافی ہے جس کے بعد ایں دلیل یہ ہے کہ میں ہوا میں پرواز کر سکتا ہوں،

(جاری)

اور حضرت عیسیٰ اور موسیٰ کے بعض مجرمات سے واقع تھے اس لیے وہ ان سے بھی پروہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سن کر ان کا عرض تشخیص کرنے کے بعد دو ایں دعا ہوں تاکہ وہ شفایاں ہو جائیں، اس مثال میں پہلا تو قوتی طور رسالت کی صداقت کے لیے کر شد سازیوں کا تقاضا کرتے رہے، یہاں اللہ رب البرز کو منظور ہی نہیں تھا پر ہواں پرواز کا کرشمہ دکھا کر قائل کر گیا، لیکن اس کی کہ قرآن مجید کے سوا کوئی اور مججزہ دکھائے کیوںکہ اس پرواز کا کسی کی بیماری سے کیا تعلق ہو گا؟

یہاں اللہ تعالیٰ کی زبردست مصلحت کمل کر سامنے نشانی کے سوا کسی نشانی یا اس زندہ جاوید مججزہ کے علاوہ

بزرگ ندوی مولانا شاہراحت کا انتقال

بزرگ ندوی مولانا شاہراحت ۹ روزی الحج ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۲۰۰۷ء کا انتقال فرمائے۔ مولانا ندوی کی عمر تقریباً ۸۵ سال تھی، وہ اس وقت ندوی حلقوں میں ستر تھے، مولانا دارالعلوم ندوہ العلماء سے فراغت کے بعد ندوہ العلماء ہی کے کتب خانے میں کاتب و خوشنویں کی حیثیت سے مقرر ہوئے، اس کے بعد حضرت مولانا مفتکر اسلام سید ابو الحسن علی ندوی کے کاتب خاص مقرر ہوئے۔ حضرت مولانا علی الرحمۃ ان کے پیر و مرشد اور استاد تو تھے ہی، اسی کے ساتھ ان کے پورے گھر کے وہ سرپرست بھی تھے۔ مولانا ندوی کی بھی حضرت مولانا علی الرحمۃ سے گھری عقیدت تھی وہ اپنے گھر اور بچوں سے بے پرواہ ہو کر حضرت مولانا کی خدمت میں رہنے کو ترجیح دیتے تھے، مولانا ندوی نے حضرت مولانا علی الرحمۃ کی خدمت میں رہ کر اردو، عربی کے ہزاروں صفات کو قلم بند کیا اور بائشہ اکھوں خطوط ان کے قلم سے لکھے گئے، بہت سے خطوط انجامی رازداری کے ہوتے تھے، لیکن حضرت مولانا کا اعتماد ان کو حاصل تھا اور انہوں نے کبھی اس اعتماد کو بخوبی ہونے نہیں دیا۔ مولانا کی علمی استعداد، بہت پختہ اور منبوط تھی، پچھلے حصے تدریس کا فریضہ بھی انہوں نے انجام دیا۔ معاملات میں بڑے صاف، اخلاق میں متاز اور خوش اوقات تھے، تجد کے پائیں اور زکر و رواز کارے زبان بھی شتر رہتی تھی۔ حضرت مولانا علی الرحمۃ کے انتقال کے بعد انہوں نے حضرت مولانا سید محمد راجح صاحب مدظلہ اور مولانا سید محمد واسیح رشید ندوی مدظلہ سے نیاز مندی کا تعلق قائم رکھا۔ تکمیل کے ایک ایک فرد سے ان کا ذاتی ربط و تعلق تھا۔ خصوصاً حاجی عبدالرزاق صاحب خادم خاص حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی مدظلہ سے ان کے دریانے تعلقات تھے جو تقریباً پانچ دہائیوں پر مشتمل ہیں۔ حاجی عبدالرزاق صاحب کے مطابق مولانا تاجرے متواضع، خاکسار اور بے نفس آدمی تھے۔ درشتی اور سخت کلامی کو برداشت کرتے تھے، مولانا جن دلوں دارالعلوم ندوہ العلماء کے کتب خانے سے وابست تھے ان کی ملاقات مولانا حبیب اللہ سلطان پوری سے ہوئی اور انہیں سے قرآن و سنت سے مستفاد، دعا و توبیہ کا ذوق ان میں منتقل ہوا، انہوں نے اپنی اس صفت سے غسل خدا کی ایک بڑی علی، اولیٰ اور دوسری احیا سے مجہزاں کتاب سے بھی اپنے کو پہنچایا، لکھنے ہی بکھرے خانہ انوں کو اپنی مساعی سے شیر و شکر کر دیا۔ مولانا یکام باما معاوضہ کرتے تھے اور اس کے لئے دور راز کا سفر بھی کرتے تھے۔

عمر کے آخری مرطے میں مولانا کو بعض حادث سے گذرنا پڑا جن کا اثر ان کی محنت پر پڑا۔ وفات سے پچھلے اپنے فرزند کے پاس لکھنؤں میں مقیم تھے کہ میں عید الاضحی سے ایک دن پہلے ۹ روزی الحج ۱۴۲۸ھ کو اچاک ان کی وفات ہو گئی۔ جنائزہ دارالعلوم میں لا یا گیا، تمماز کی ادائیگی کے بعد ان کی وصیت کے مطابق بھی شاہ عالم اللہ رائے بریلی لے جایا گیا جہاں مولانا محمد راجح صاحب ندوی مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں مسجد کے قریب مدفن ہوئے۔

لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت آجائی ہے کہ مشرکین مکہ کے روز روز مطابق لے کے باوجود ورسالت اور دین اسلام کی حقانیت پر قرآن مجید و دلیل قاطع ہے، اسی طرح جیسے کوئی طبیب دوادے کر سریش گذشت انجیاء کی اقوام کی طرح خود بھی محسوساتی اور مادی کوشفا کا یقین دلاتا ہے، مثال کے طور پر ایک ہی وقت بلکہ غیر فطری نشانیاں دکھانے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میں دو طبیب حکیم حاذق یا ماہر طب ہونے کا دعویٰ کریں، مطالب کرتے تھے حالانکہ ان کا کوئی تعلق رسول برحق کی نبوت ورسالت کی صداقت سے نہیں ہوتا تھا۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ میں ماہر طبیب ہوں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ میں ہوا میں پرواز کر سکتا ہوں، اور حضرت عیسیٰ اور موسیٰ کے بعض مجرمات سے واقع اور دوسرا کہہ کہ میں بھی طبیب ہوں اور میریخوں کا حال تھا کہ دوسرے کے لیے کافی ہے جس کے بعد دو ایں دعائیں ہوں، سن کر ان کا عرض تشخیص کرنے کے بعد دو ایں دعائیں ہوں، تاکہ وہ شفایاں ہو جائیں، اس مثال میں پہلا تو قوتی طور رسالت کی صداقت کے لیے کر شد سازیوں کا تقاضا کرتے رہے، یہاں اللہ رب البرز کو منظور ہی نہیں تھا پر ہواں پرواز کا کرشمہ دکھا کر قائل کر گیا، لیکن اس کی پرواز کا کسی کی بیماری سے کیا تعلق ہو گا؟

(جاری)

یہاں ایک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مطابق اور خارجی ہو گئی، مثلاً توراة اور قرآن کریم کے مطابق جو مجرمات لائے وہ اس کتاب الہی یا پیغام رب تعالیٰ توراة کا کھنڈ میں تھے (جس پر عمل کی دعوت وی جاتی) اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحیانی ان کی قوم کو درosh میں مساعی میں آمن البشر، وإنما كان الذي أوتيه نبی مل کتی تھی کہ وہ ان کی طرح بیاروں کو خفاہ دیے رہے، وحیا او حماد اللہ الہی، فارجوان اکون اکثرهم پر ڈالات کرتی ہے۔

تابعہ یوم القیامۃ، (متفرق علیہ) مجدد کے انسانوں کو حاذر کرنے والا حق، دوسری قسم مجھے قابل کوئی نبی ایسا نہیں ہے زر احمد کو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی صداقت پر ایمان لانے کے لیے تھا۔ عقلیٰ معجزہ: لیکن عقلیٰ مججزہ برادر اس نے ایسی نشانیاں بھی دی ہوں جن کو دیکھنے والا انسان پر ڈالات کرتے۔

ایمان لے آئے، لیکن (میں واحد نبی ہوں کہ) مجھ پر ایمان لے آئے، ایمان (میں واحد نبی ہوں کہ) مجھ پر نشانہ نزول میں الشَّنَاءِ آئیہ ظنکلت اغفار قمہ تھا (قرآنی مججزہ) مجھے یقین ہے کہ مجھ پر (بن دیکے) خاصیضین ہے (الشعراء، آیت: ۴) اگر ہم چاہتے تو ایمان سے ان کے لیے کوئی نشانی اتار دیجے تو اس کے تعداد میں زیادہ ہو گی۔

سانتے ان کی گروئیں جوک جائیں لیکن حکمت الہی نے پسند نہیں فرمایا، جاری نظر میں یہ بھی قرآن مجید کے آخري اور حنفیۃ کتاب اور دوسری اور ابدی مججزہ ہونے کی دلیل اور منہ بیرون بلکہ زندہ و تابندہ ثبوت ہے۔

(۲) یہاں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ پہلی قسم کی تاہم موقع پر ظاہر ہونے کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور یہ کسی ایسے فہرست کے لیے قابل یقین یا جلت بالذمین ہو سکتی جس نے اس کا مشابہ خود نہ کیا ہو، لیکن دوسری قسم یعنی قرآن کریم کا اعجاز، بہت بکریہ دنیا قائم ہے اور زمین دلیل اور منہ بیرون بلکہ زندہ و تابندہ ثبوت ہے۔

حضرت مصطفیٰ علیہ السلام کے اسی تعلق میں ہے کہ حضرت مصطفیٰ علیہ السلام کے اسی تعلق میں مذکور بالا حدیث نبی کا مضمون سونے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

جاء النبیون بالآيات فانصر م و حستاباً بحکیم غیر منصر م آیا نہ کلما طال المدى جدد مججزات کا تعلیمی مطالعہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مشہور مسلم فلاسفہ ابن رشد انبیاء کے کرام کے مذہبیں یہ ہے کہ (آپ سے قبل) جو کبھی انبیاء مذہبیں کے اسی تعلق میں مطالعہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

کرام تشریف لائے وہ ایسی نشانیاں اپنے ساتھ لائے تھے جو وقت کے ساتھ ختم ہو گئیں، لیکن آپ ایسی حکمت والی دلیل نہیں ہے، نہ ہی تردد کو زندہ اور بیاروں کو خفاہ آمیز نشانی (مججزہ) لے کر آئے جو کبھی ختم ہونے والا دینے والی حضرت عیسیٰ کی نبوت پر دلیل لانے کی طرح نہیں ہے، اس کی آیات وقت گزرنے کے ساتھ تھی، ہنوز کوئی تحریک نہیں ہے، بلکہ وہ جو کبھی تھا، ان انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص تھا،

تازہ، رہیں گی اور ان آیات کی قدامت اس کے حسن لیے کی اس وقت کے عوام اس پر عقیدہ رکھتے تھے لہذا ان کو قائل کر دیا گیا، حق تو یہ ہے کہ ان وقت دلائل کا نبوت قیامت تھی باقی رہے گی، اور اللہ کی طرف سے جنت و دلائل کی صورت میں ہوئی تھا اور نہیں ہی ان مجرمات کی وجہ ایسی حی و معنوی نہیں کہ اتمام فرماتے ہوئے آپ کو اپنی آخری مججزہ کتاب سے نوازا ہے، یہ ایسی علمی، اولیٰ اور دوسری احیا سے مجہزاں کتاب ہے جو

(۳) کوئی بھی نشانی یا مججزہ ہو، وہ نبوت درسالت سے کوئی تعلق نہیں تھا اور نہیں ہی ان مجرمات کی وجہ ایسی حی و معنوی نہیں کہ اتمام فرماتے ہوئے آپ نشانی پیغام رسالت سے الگ اور اس کی حیثیت اضافی السلام کے ساتھ کوئی ہم ابھی تھی

سیرت نبی ﷺ میں رحمت کی جھلکیاں

(سیرت کے موضوع پر عالمی تحریری مقابلہ میں اول انعام یافتہ مولانا فیصل بھٹکلی ندوی کے مقابلہ کی روشنی میں)
ڈاکٹر خلیل الدین شجاع الدین

ماہول میں ایک نی رحمت ﷺ کی تعلیمات و تربیت میں کارگریات ہو سکتی تھیں اور اللہ کا احسان ہے کہ نبی کریم ﷺ ایسے حالات میں تشریف لائے اور دنیا نے دیکھا کر ظلم و فساد کے ماہول کو س طرح آپ ﷺ نے ایک قلیل مدت میں رحم و کرم سے بدل دیا، اور ساری انسانیت کے لیے آپ ایک ہدایہ و انعام اور رحمت ثابت ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سیری رحمت کے طور پر ہوئی ہے اور یہ رحمت انسانوں کے لیے کویا ایک انعام وہ یہ ہے۔

سابقہ مذہبی کتب میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر و بحیثیت و رحمت:

نبی کریم ﷺ کا ذکرہ سابقہ مذہبی کتابوں میں بھی بطور رحمت کیا گیا ہے، آسانی کتب مثلاً توریت، زیور و انجیل کے علاوہ دیگر مذاہب کی کتابیں مثلاً بدھ مذہب کی کتاب یا گوتم بدھ کی تعلیمات یا مجوسوں کی مذہبی کتاب میں بھی نبی کریم ﷺ کو بحیثیت رحمت ہی انعام حاصل کرنے کی سعادت آئی ہے۔

اس مقابلے کو مولانا فیصل صاحب نے مختلف ابواب میں تفصیل کیا ہے اور ہر باب میں رحمت کے پہلو کو اچھا کریا گیا ہے۔ مولانا فیصل احمد ندوی صاحب نے سیرت نبی ﷺ کا یہ مقابلہ عربی زبان میں لکھا ہے۔ ڈاکٹر خلیل الدین شجاع الدین صاحب نے مقابلہ نگارے کے بعد جیسا کہ عالمی اسلام میں اور مسلمانوں کے ازالے کے تاثر اور اسلام ﷺ کی تعلیمات سے مختلف علماء فیضوں کے ازالے کے لیے رابطہ عالمی اسلامی کے زیر انتظام (البرنامیج العالمی للتعريف بنبی الرحمۃ ﷺ) نامی علمی قائم کمیٹی جس کے تحت عربی زبان میں (مظاہر الرحمة للبشر فی شخصیت النبی ﷺ) لیجنی نبی کریم ﷺ کی شخصیت میں انسانیت کے لیے رحمت کے پہلو پر عالمی تحریری مقابلے کا اعلان کیا گیا، اس مقامیں حاصل کرنے کی آخری تاریخ ۱۸ اگروری ۲۰۰۰ءے تکی ہی تھی، اس دوران ساری دنیا نے تقریباً ۲۵۰ (چار سو پیچاس) اسکالز کے مقابلے موصول ہوئے، ۳۲۰۰ءے ارجون بعد ارجون ۲۰۰۰ءے کو اس عالمی تحریری مقابلے کے تاثر کا جب اعلان کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ہندوستان کی معروف اسلامی درسگاہ دارالعلوم ندوہ العلامہ لکھنؤ کے مایہ ناز فرزند ایک نوجوان عالم دین جناب مولانا فیصل احمد ندوی بھٹکلی کے حصہ میں اول اعماں حاصل کرنے کی سعادت آئی ہے۔

کی کوشش کی ہے، افادہ عام کے لئے اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل کے

ہند، چین، مصر و روما اور عرب کے سارے علاقوں میں نہ کوئی مہذب زندگی تھی اور نہ ہی کوئی حق و صداقت کی اوتار کا ذکرہ آیا ہے اس سے بھی رسول ﷺ کی مراد میں جہالت، بے روحی اور درندگی کی گھٹا چھاتی ہوئی تھی، تھی ماہول تھا، نبی کریم ﷺ کی بحث سے پہلے معاشرہ بت پرستی اور نکرو شرک جیسے گناہ کیردہ عام تھے، انسانیت میں جو بغاڑ تھا یہی حالات ایک نبی رحمت کے مقابلے اور شرافت کے نمونوں کو دیکھنا توبہت دور کی بات سننا بھی محال تھا، لاقانونیت کا ہر جگہ راجح تھا، انسانی ذہن پر کر جنت کی راہ پر لے آئے، جو دم توڑتی ہوئی اور ظلمت میں گھری ہوئی نوع انسانی کے دیات تو حاصل کرنے کا عالم کو اپنی چیز میں لے بچی تھیں، جو رتوں پر مظالم ذریعہ بنے اور جن کی کاوشوں سے قتل و غارت گری اور لڑکوں کو زندہ درگوکرنا عام سی بات تھی، یورپ، اور سفاری کی جگہ رحم و سلوک پر وان چڑھے الہدایے کے کام آنا اور قیمتوں و محتاجوں کی ہر ممکن حد کرنا وغیرہ

وغیرہ اور سیکی وہ تھی کہ اسلاف کے یہ اوصاف تمیدہ خلاصہ اور حاصل یہ تھا کہ مظلوم خواہ اپنا ہو یا غیر، اپنے دیکھ کر بے ساخت ہر ایک کی زبان سے یہ صدابند ہوئی و مفات صالٹ نبی کریم ﷺ میں بعثت سے پہلے ہی علاقے کا ہو یا باہر کا حتی الامکان اس کی مدد و نصرت کی کہ ہذا الامین رضینہ امامین آگیا اور ہم سب اس بدرجہ اتم موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ مکہ المکرمہ میں جائے گی، جسی کہ ہذا الامین رضینہ اس حلق کی تمام ترقیات کا وادیوں میں سادق و امین کے نام سے جانے جاتے تھے، نبوت بہت پیش پیش تھے اور نبوت کے بعد بھی آپ نے فرمایا کے فیض پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ایک چادر بچا کر اس میں جھر اسود کو رکھا اور ہر قبیلے کے سرداروں کا س چادر کو پکڑنے کے لیے کہا اور جھر اسود کو اپنے دست مبارک سے کعبۃ اللہ شریف میں اس کی اصل جگہ پر نصب کیا، اس طرح آپ ﷺ نے انجامی حکمت و حسن کو ضرورت قبول کر دیا، نبوت سے میں برس قبل نبوت سے قبل بھی دوسروں کے ساتھ ہمدردی، آپ ﷺ کے یہ جذبات و اغراق رحمت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہی تو ہیں۔

حلف الفضول کی مثال:
غمگاری اور دوسروں کے کام آنے کے جذبات و معاملات نبی کریم ﷺ کی زندگی میں نمایاں نظر آتے ہیں، حلق الفضول کی مثال ہمارے سامنے ہے، جب آپ ﷺ کی عمر مبارک ۲۱-۲۰ (میں ایکس) برس کی رہی ہوگی و اقتدر یوں تھا کہ یمن سے کسی مسافر کا بیت اللہ تو قریش نے کعبۃ اللہ شریف کی عمارت کو جو سیالب کی شریف کی زیارت کی غرض سے مکہ مکہ آنا ہوتا ہے لیکن راستے ہی میں اسے لوٹ لیا جاتا ہے، اس مسافرنے حرم شریف کے سامنے موجود تاریخی پہاڑ جبل ابو قیس پر کھڑے ہو کر یہ دہائی دی کہ کوئی شخص اللہ کے گھر آئے تو اس کے ساتھ کیا اس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے؟
جگہ نصب کرنے کا جب وقت آیا تو ہر قبیلے کی یہ خواہ جس پر نبی کریم ﷺ کے بچا زیر بن عبدالمطلب تھے نے مکہ والوں کو حج کیا اور ایک عہد لیا ہے جو معاملہ (Credit) انہیں حاصل ہو، چار دن تک یہ معاملہ کے نام سے جانا جاتا ہے، جس میں یہ طے کیا گیا کہ تمام طینی ہو سکا، بعض و عناد اور عداوت میں اضافہ ہوتا رہا سافروں کی خبر کیری کی جائے گی، انہیں ان کا چھیننا ہوا اور آپسی اختلافات اس حد تک بڑھ گئے کہ قبائل کے جن و اپس دلایا جائے گا، اور ان کی ہر ممکن مدد کی جائے دریمان جگ تک نبوت آپنی۔

بالآخر ابو امیہ بن مخیرہ جو قریش میں اس وقت ہوئے گی کہ نبی کریم ﷺ کی بحث سے قبل کے زمانہ میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ تھے، نے ایک تجویر پیش کی کہ حلق الفضول کی ابتداء تھی فضل یعنی فضل بن قفال، فضل بن دعا و اور فضیل بن حارث نے کی تھی اسی لیے اور نہ اس کو تحریر جانا اور نہ لڑکوں کو اس کے مقابلے میں فیصلہ ہوگا، اور اس رائے پر قبائل کے تمام سرداران ترجیح دی تو اللہ ایسے شخص کو جنت میں داخل کریں گے۔
(ب) آپ سے پہلے عورتوں کو وراثت میں حق نہیں بن عبدالمطلب نے دوبارہ کی، اور اس معاملہ کا یہ مشیت الہی ہی تھی کہ دوسرے دن حرم شریف

نبی دیا جاتا تھا، آپ نبی رحمت ثابت ہوئے

تعلیم لڑکوں کی ضروری تو ہے مگر خاتون خانہ ہوں وہ سمجھا کی پہی نہیں ذی علم و ترقی ہوں، جو ہوں ان کے نہیں! استاد ایسے ہوں مگر استاد جی نہ ہوں "استاد جی" آپ سمجھئے؟ محاورہ "لکھنؤ" میں ارباب تنشاط کے "تعلیم" دینے والوں کو کہتے ہیں خود لفظ تعلیم بھی لکھنؤ کی زبان میں اسی خاص معنی میں مستعمل ہے، ایک طویل انظم میں اپنا پورا مسلک وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے، چند شعروں سے اندازہ کجھے۔

تعلیم عورتوں کو بھی دینی ضرور ہے لڑکی جو بے پڑھی ہو تو وہ بے شعور ہے بے شک معاشرت میں سراسر فتور ہے اور اس میں والدین کا بے شک قصور ہے لیکن ضرور ہے کہ مناسب ہو تربیت جس سے براوری میں بڑھے قدر و مزابر آزادیاں حراج میں آئیں تھیں جنکنٹ ہو وہ طریق جس میں ہو سکی وصلحت ہر چند ہو علوم ضروری کی عالمہ شوہر کی ہو مرید تو بچوں کی خادمہ عصیاں سے محترز ہو، خدا سے ڈرا کرے اور سن عاقبت کی بیشہ دعا کرے آگے حساب کتاب، نوشت و خواند، اصول حفظ و سخت، کھانا پکانے، کپڑے سینے وغیرہ کو درس نسوانی کالازی انصاب بتا کر آخر میں فرماتے ہیں۔

داتا نے دسن دیا ہے تو دل سے غنی رہو پڑھ لکھ کے اپنے گھر ہی میں دیوی بھی رہو مشرق کی چال ڈھال کا معمول اور ہے مغرب کے ناز ورقص کا اسکول اور ہے

مولانا عبد الماجد و ریاض الدین

آخری قسط

تہذیب فوکی تجلیل

حضرت اکبرالہ آبادی اور آزادی نسوان

خاتون مشرق کو مغربی مسمی بنادیئے کا اب تک "بیڑا" وہ بنا کمپ میں یہ بن گئیں "آیا" بی بی نہ رہیں جب تو میاں پن بھی سدھارا درق گردانی اور لی واپس پر دماغ سوزی کر کے اب تک دنیا بلکہ ہندوستان ہی کی محدود دنیا میں کون سے آغاز سے بدتر ہے سرانجام ہمارا خیال نہ گزرے کہ اکبر سے سے تعلیم نسوان خاص امتیازات حاصل کر لیے۔

شیخ صاحب ہی کا ہے بزم میں کیا رعب و دقار کے خلاف تھے، اور لڑکوں کے بالکل ہی ناخوندہ رکھنے کے حامی، وہ تعلیم نسوان کے حامی و ہمدرد یقیناً خیر یہاں ذکر مردوں کا نہیں، عورتوں کی تعلیم کا تھے، لیکن تعلیم تعلیم میں بھی تو زمین و آسمان کا فرق ہے، مرد جس طرح پڑھ پڑھ کر صاحبیت میں ختم ہوتے گئے، اپنوں کے ہاتھ سے نکلتے گئے، رابع بصریہ کے نہ کسی دور مغلیہ کی جہاں آرائیگم کے پیدا کرے، نہ اس تعلیم کے جزوئیں، ہو رہا کر رہا کرتے رہتا کہ اسی طرح عورتوں بھی پڑھ پڑھ کر میم صاحبیت میں کم ہوتی گئیں، ہاتھ سے نکلتی گئیں، کلیات اول میں قبر کجھتے تھے، جس پر بنیادیں تحریر ہوں، ہالی و وڈی کی، کی کشی میں لگا کر پیش کرتے ہیں۔

ترقی کی تپیں ہم پڑھا کیں گھنا کی دولت اپنیجیں بڑھا کیں رقصی کے کمالات کی جانب لے جائے، وہ ملک وہ آرزو و مدد تھے اس نظام تعلیم کے جو ہمہ بیان میں، وہ کو اسکوں میں برسوں پڑھا کیں میں حوریں پیدا کرنا چاہتے تھے کہ دنیا نہ موتہ جنت بن جائے، پر یوں کے مشتاق نہ تھے کہ ملک کا ملک رجیہ اور زیادہ پھر دیتے ہیں۔

اندر کا کھاڑہ ہو کر رہ جائے ان کا قول تھا۔ ایک پتہ نہ تہذیب سے لڑکے کو ابھارا دو شوہر و اطفال کی خاطر اسے تعلیم ایک بیرون تعلیم سے لڑکی کو ستووارا کچھ جو زیان میں کے ہوئے بال میں رقصان باقی جو تھے، گھر ان کا تھا، افلاس کا مارا

کے لیے رحمت، سائل کے لیے رحمت اور یہاؤں کے لیے رحمت کر کے جنت کی بشارت بھی نہیں اور مورتوں کو باپ کی وفات میں حق دلایا اور شدید نے باپ کی خدمت کر کے جنت کی ترغیب بھی دی۔ والدین کی خدمت کی ترغیب بھی دی۔

(ج) تیمور کے لیے رحمت

آپ سے پہلے تیمور کا مال کھانا کوئی میوب وبالوالدین احسان، اما یلغن عندک الكبر جواہمات ہیں ان میں بھی رحمت کے پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے، مثلاً رسول اللہ صلی اللہ نے رات بھر نماز پڑھنے سے منع فرمایا، مسلم روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی اور بغیر اظفار کے مسلم روزہ رکھنے سے بھی روکا، پانی کمار بھی صغیر اُنہیں جنحہ تشریف لائے جناح اللہ من الرحمة وقل رب ارحمهما کمار بھی صغیر اُنہیں جنحہ تشریف لائے جناح اللہ من الرحمة وقل رب ارحمهما

ترجمہ: اور تیرپور دگار صاف صاف حکم دے چکا نماز پڑھنے میں دشواری ہو تو بینچ کر نماز کی اجازت دی اور بینچنے میں تکلیف ہو تو لیٹ کر یا اشارہ سے نماز کی محیل کی سہولت مرحمت فرمائی۔

ترجمہ: اور تمم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بھر اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی آگے اٹپت کرنا بلکہ ان اللہ عنہا سے تین آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کی عبادت بلوغت کو پہنچ جائے اور وحدتے پورے کو کینکر قول کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا۔

(د) مسکن و بیوہ کے لیے رحمت

تواضع کا بازو پست رکھ رہتا، اور دعا کرتے رہتا کہ ایک دفعہ امام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی آگے اٹپت کرنا بلکہ ان اللہ عنہا سے تین آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کی عبادت و فرار کی بازو پس ہوتے والی ہے۔

اویس میں کیا کہ ملک زندگی فرماں ہوئے تھے۔ اسے میرے پروردگار ان پر دیساہی رحم کر جیسا انھوں نے کہا کہ میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا، بھی نہیں کوئی تصور ہی نہیں تھا، آپ ﷺ تشریف لائے امر ایک، آیت ۲۲-۲۳: (سرۃ النمل، آیت ۲۲)

(ز) اپنے گھر والوں اور بیویوں کے لیے رحمت

اور کہا جس کا مغبوم ہے کہ اللہ کی معرفت مجھے زیادہ آپ نے شہروں کو ترغیب دی کہ وہ اپنی بیویوں حاصل ہے یا آپ حضرات کو، میں نماز بھی پڑھتا ہوں، ازدواجی زندگی بھی گزارتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، کے ساتھ حسن سلوک سے جیش آئیں اور اپنے گھر والوں پھر آپ نے فرمایا: (من رغب عن سنتی فلیس کالقالم لا یقترو كالصالم لا یقطط ترجمہ: یعنی تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے لاءہلہ و آنا خیر کم لاءہلی) سے کوئی تعلق نہیں۔

(ه) ضعیف والدین کے لیے رحمت

مال کے ساتھ بہتر ہو، اور میں تم میں سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں اپنے گھر والوں کے ساتھ۔ آپ ﷺ کی بیٹت سے قبل ضعیف والدین نبی کریم ﷺ لارکوں کے لیے رحمت، بینچوں کے کو تکلیف نہ ہو، اس طرح نماز، وضو اور دیگر معاملات میں بھی نبی رحمت ﷺ کی شخصیت میں رحمت کے پہلو نمایاں نظر آتی ہیں۔ (جاری)

شیعوں کے لیے رحمت، ماں باپ کے لیے رحمت، اولاد شیعوں کے لیے رحمت بھی نہیں کہ کہنے کا حکم الہی نہیں اور اولاد کو ماں

رسائل ہوں گے جو مختلف گروہوں اور جماعتیں کی تائید
و حمایت کریں گے، خواہ یہ جماعتیں جمہوریت کی داعی
ہوں یا بغاوت کی حاوی، حتیٰ کہ ہم ایسے اخبارات کی بھی
سرپرستی کریں گے جو انتشار و بے راہ روی، جنسی و اخلاقی
انارکی، استبدادی حکومتوں اور مطلق العنان حکمرانوں کی

مولانا سید محمد واضح رشید ندوی

دنیا کار ہبہر

عالیٰ بساط سیاست

مدافعت اور حمایت کریں گے، ہم جب اور جہاں چاہیں
گے تو ہوں کے جذبات کو مشتعل کریں گے، اور جب
مصلحت دیکھیں گے انہیں پر سکون کر دیں گے، اس کے
لئے صحیح اور جھوٹی خبروں کا سہارا لیں گے، ہم ایسے اسلوب
سے خبروں کو پیش کریں گے کہ تو میں اور حکومتیں ان کو قبول
کرنے پر مجبور ہو جائیں، ہم یہودی ایسے مدیروں اور
ایئریوں اور نامہ نگاروں کی بہت افرادی کریں گے جو بد
کردار ہوں اور ان کا بحرمانہ ریکارڈ ہو، ہمارا یہی معاملہ
بعد عنوان سیاستدانوں اور لیڈرلوں اور مطلق العنان
حکمرانوں کی ساختہ ہو گا، جن کی ہم خوب شکر کریں گے، ان
کو دنیا کے سامنے ہیر و بنا کر پیش کریں گے، لیکن ہم جیسے
ہی محسوس کریں گے کہ وہ ہمارے ہاتھ سے نکلے جائے
ہیں بس فوراً ہتھیں ان کی ان برائیوں اور اخلاقی بدعنوایوں کا
اعلان کر دیں گے جن پر اب تک ہم نے پر پڑھا کر رکھا تھا،
اس طرح ہم ان کا کام تمام کر دیں گے تاکہ وہرلوں کے
لئے عبرت ہو، ہم یہودی ذرائع ابلاغ کو خبر رسائیں
اپنے بھائیوں کے ذریعہ کنٹرول کریں گے، ہم دنیا کو جس

ریگ کی تصویر دکھانا چاہیں گے وہ پوری دنیا کو دیکھنا ہو گا،
جن آئم کی خبروں کو ہم تفصیل سے غیر معمولی اہمیت دیتے
تھے تاکہ قاری کا ذہن تیار ہو، اس انداز سے کہ قاری کو حرم کے
ساتھ ہمدردی ہو جائے۔

سمیونی دانشوروں نے ذرائع ابلاغ کی اہمیت کا
اور اک بہت پہلے کر لیا تھا، ۱۸۶۹ء میں برائی شہر میں
یہودی پاپائے اعظم راشوروں نے ایک تقریر کے دوران
میڈیا کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا تھا کہ ”پوری دنیا
پر حکومت کرنے کے لئے سونے کے ذخیر پر قبضہ کے

دوسری جنگ عظیم سے پہلے، یہود دنیا کے مختلف ملکوں
میں منتشر تھے، وہ یورپ کے جس ملک میں بھی قیام
کرتے فساد، بدآمنی، جرام، تشدد، قتل و غارگیری، دینی
تیار کیا گیا تھا اس وقت یہودیوں کی حالت موجودہ
نہیں تھا، یہودیوں کی یہ حالت دیکھ کر کسی کو یہ توقع نہ تھی
کہ یہ قوم کی وقت کم تعداد میں ہونے کے باوجود ساری
غیر معمولی ذہانت سے مختلف خانوں میں ریگ بھرنا
اقتصادیات اور نظام حکومت پر کنٹرول وغلبہ ہے، عالمی
سیاست انہی کے بنائے ہوئے خطوط پر چلتی ہے،
کے اس مخصوصہ میں جہاں یہ طے کیا گیا تھا کی تمام دنیا پر
الاقوامی انجمنیں انہی کے اشارے پر کام کرتی ہیں، حتیٰ
حکمرانی کے لئے سونے کے ذخیر پر قبضہ کرنا ضروری
کہ عالمی طاقتوں کے تعاون سے اقوام متحده میں اپنے
ہے، وہیں اس مخصوصہ میں ذرائع نشر و اشتاعت کو بھی
مفادات کے خلاف قراردادوں کو دینے کردار دیتے ہیں،
بنیادی اہمیت دی گئی تھی، سمیونی دانشوروں کی
بلکہ ساری دنیا صمیونی اصول و نظریات اور یہودی
دستاویزات کی پار ہوئیں دستاویز میں صفات کی غیر
معمولی اہمیت، اس کی تاثیر و افادات کا تذکرہ کرتے
صمیونی مفادات کی دانستہ یا غیر دانستہ خدمت کر رہے
ہوئے کہا گیا ہے:

”اگر ہم یہودی پوری دنیا پر غالب حاصل کرنے کے لئے
دنیا کی سیاست میں اور خود یہودیوں میں اس تبدیلی
اور انقلاب کی اصل بنیاد پر خطرناک مخصوصہ ہے جو پوری
دنیا میں پھیلی ہوئی چیز یہودی انجمنوں کے تین سو
قابوں رکھیں گے، ہم اپنے دشمنوں کے قبضہ میں کوئی ایسا
حکومت کرنے اور بالادی حاصل کرنے کے لئے
مورث اور طاقتوں اخبار نہیں رہنے دیں گے کہ وہ اپنے رائے کو
انہیوں صدی کے اوائل میں تیار کیا تھا، اور پھر میں میں
یہودی پاپائے اعظم راشوروں نے ایک تقریر کے دوران
صدی میں اس مخصوصہ کو پائے تھیں تک پہنچانے کے
لئے ہر طرح کے جائز و ناجائز طریقے اور ذرائع اختیار
تک پہنچ کے، ہمارے قبضہ و تصرف میں ایسے اخبارات

لڑکیاں بول اٹھیں خود ب طریق تائید
کچھ تھے ہیں، جب معمول دکش انداز میں فرماتے
دہلہ بھائی کی یہ ہے رائے نہایت عمدہ
ہیں کہ جنپی نفس اور تقویٰ دایمان رکھنے والے تو
ساتھ تعلیم کے تقریب کی حاجت ہے شدید
گزر گئے، اب دور دورہ ہے ”صاحب“ کے قائم
کیے ہوئے کانج کے نوجوانوں کا۔

اٹھ گے وہ جنمیں مقدور تھا خوداری کا
خود تو گٹ پٹ کے لیے جان دیئے دیتے ہو
ہم یہ تکید کہ پڑھ بینہ کے قرآن مجید
ولوہ لے کے نکلنے لگے کانج سے جواں
شیخ بیچارہ اس حملہ کی تاب کہاں سے
شم مشرق کے عدو، شیوه مغرب کے شہید
لکھ کر فیلڈ ان کی مسجد، تھیڑ ان کی عیدگاہ،
چڑھاگ کر جگہ میں پناہ لی، کندھی اندر سے
لاتا؟ بھاگ کر جگہ میں پناہ لی، کندھی اندر سے
کچھ تھا اسی تجھے کے طور پر۔

اکابر افرادہ شد از گری اس طرزِ حن
بحث میں آہی گیا فلسفہ شرم و جاہب
شیخ بگریخت در صومه خویش خرید
دور گردوں کی کہاں تک کوئی کرتا ترددی!
تجدد کی تھے، تالیوں کی گونج میں پکاری گئی،
اور آدم کے بیٹوں اور حوا کی بیٹیوں دونوں نے مل
گئے ”مطالبات“ منظور ہو گئے، کام وہ مردوں کے
کر حصول آزادی کی مبارک بادگانی۔

کھل گیا در، نہ رہا شاہد مشرق کو جاہب

غل چاہرے کا، بول اٹھے یہ مغرب کے مرید

لہلہمہ ہر آن چیز کہ خاطری خواست

آخر آمد زپس پر دہ تقدیر پدید!!

ایک پرانی غزل میں بھی مضمون اس آزادی

نوال کا آگیا ہے۔

بھائی جائیں گی پر دے میں بیباں کب تک

بنے رہو گے تم اس ملک میں میاں کب تک

جو منہ دکھائی کی ہے رسم پر مصراطیں!

تو منہ چھاپیں گی ڈاکی پیباں کب تک

مقطع میں انجام کی پیشین گوئی ہے۔

سنا ہے حضرت اکبر ہیں حاوی پر دہ

محرومہ کب تک اور ان کی رباعیاں کب تک

میں ایک تعجب میں آزادی نوال کے مستقبل کا مرقع

کھلائی ہوئی۔

کچھ تھے ہیں، جب معمول دکش انداز میں فرماتے
دہلہ بھائی کی یہ ہے رائے نہایت عمدہ
ہیں کہ جنپی نفس اور تقویٰ دایمان رکھنے والے تو
ساتھ تعلیم کے تقریب کی حاجت ہے شدید
گزر گئے، اب دور دورہ ہے ”صاحب“ کے قائم
کیے ہوئے کانج کے نوجوانوں کا۔

اٹھ گے وہ جنمیں مقدور تھا خوداری کا
خود تو گٹ پٹ کے لیے جان دیئے دیتے ہو
ہم یہ تکید کہ پڑھ بینہ کے قرآن مجید
ولوہ لے کے نکلنے لگے کانج سے جواں
شیخ بیچارہ اس حملہ کی تاب کہاں سے
شم مشرق کے عدو، شیوه مغرب کے شہید
لکھ کر فیلڈ ان کی مسجد، تھیڑ ان کی عیدگاہ،
لاتا؟ بھاگ کر جگہ میں پناہ لی، کندھی اندر سے
کچھ تھا اسی تجھے کے طور پر۔

دنیا میں لذتیں ہیں، نمائش ہے، شان ہے
ان کی طلب میں، جوں میں سارا جہاں ہے
اکبر سے یہ سنو کہ جو اس کا بیان ہے
دنیا کی زندگی فقط اک امتحان ہے
حد سے جو بڑھ کیا تو ہے اس کا عمل خراب
آج اس کا خوشنما ہے، مگر ہو گا کل خراب
جب دیوانی خیال کے تھے، آخر
تک ”آج“ اور ”کل“ کے چکر میں پڑے
رہے ”آج تو خیر آج ہی ہے، یہ ”کل“ آخر کیا بالا
ہے؟ خواہ تو اہر عیش کو منفصل کر دینے والا۔

فرماتے، اور وہ یہ سب کچھ جانتے تھے، لیکن
ساتھ تھی یہ بھی جانے ہوئے، سمجھے ہوئے تھے کہ رفتار
دور گردوں کی کہاں تک کوئی کرتا ترددی!
عورتوں کو ”حقوق“ سیاسی حقوق مل
زمانکارخ پھرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں، انہیاء
تک کو یہ قدرت نہیں، مشیت تکوئی ہر صورت میں اپنا
چکر بنا دوڑہ پورا کر کر رہتی ہے، ہوڑہ وصل لگ کی نصیحت
کس نے سنی؟ سمجھی میں کی پر کتنے ایمان لائے؟ نیوش
زہرہ بھر ہوئیں، وہر تھیں جتاب خورشید
پکھے پرانے بڑھنے تھے زندہ تھے، ذرے
دولٹ کی تصدیق کرنے نے کی؟ بیچارے ہر دروں میں طعنے
ہی سنا کیے، شاغر ہونے، بھتوں ہونے کے، آج کی
اصطلاح میں Visionary ہاں یادویات ہے کہ اس
کے بعد ہی عذاب الہی کے نزلانے یک بیک ہر پکڑا
اس میدان میں لا لایا جا رہا ہے۔

شیخ صاحب ہی کا ہے برم میں کیا رب و وقار
رکھ دی ہوں، زندگی کی جیوارت وہ پہنچاہیت مطلق کا
چشم زدن میں مٹ کر رہتا، اس خیلی گرفت کی تازہ چشم
ملامتوں کی بجلیاں، ان دیوانیوں پر ٹوٹ ٹوٹ کر
گریں ع تحریر کے تک نامام ہے۔

حضرت اکبر بھی اپنے منش کی کامیابی سے

مایوس تھے اور بارہا اس کا اٹھارہ فرمایا،
السمونات الغافلات نہیں، شونخ دیباں کھیلی

میں ایک تعجب میں آزادی نوال کے مستقبل کا مرقع

کھلائی ہوئی۔

کروادیا ۱۹۶۳ء میں یک تولک کیسا کی اعلیٰ ترین کوئی
بعد و مرے نہ پڑھافت پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔

میں جو دیکھنے میں منعقد ہوتی ہیں اسی پر اعظم نے
چنانچہ ذرا رخ ابلاغ پر یہودی کشتوں اور غلبے کے اثر

یہودیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کروانے کے
لگ جائے تو کرام جاتا ہے۔

اسی طرح قیدیوں کے حقوق اور اخواز اور قتل کے واقعین
یہودیوں کی صفات کو رذائل کا نام دیا گیا، اور رذائل
خود خوبی کی صفات کو رذائل کا نام دیا گیا، اور رذائل
بکیہ خصلتوں اور بری عادات کو اعلیٰ انسانی قدریوں کے
یہدیت کی جاتی ہے کہ وہ یہودیوں سے فترت نہ کریں،
نام سے جیش کیا جانے لگا، صیونی ذرا رخ ابلاغ
اور ان کا استیصال نہ کریں۔

(حادث، لبریج، ریڈیو، ڈارے، ٹلوں) نے دنیا کی
نصرانی عقیدہ میں یہ تبدیلی بڑی اہمیت کی حامل ہے، اور

ظفریوں میں یہودیوں کی خصوصیات بدلتے، ان کو مظلوم
ٹالیت کرنے اور ان کی تمام قومی خصوصیات کو عربوں کے

سر منذھے میں زبردست روں ادا کیا، اس طرح
یہود ذرا رخ ابلاغ کا سہار لکر امریکی دیورپی قوموں کی

ان پر عمل درآمد کرتے ہیں، کہ ذرا رخ ابلاغ اور دولت
نظر میں اپنے کو مظلوم قوم بنانے میں کامیاب ہو گئے،
کے استھان سے نصرانی کیسا کا وہ الزام جو دہرا رسال

عالیٰ میڈیا آسان سر پر اٹھایتا ہے، اور چند نامعلوم افراد
اور یورپی قوموں کے ذہنوں اور دلوں میں یہ شہادیا کہ

یہودیوں نے ذرا رخ شرعاً شاعت یا انفارمیشن میڈیا
میں اتنا اثر و نفوذ حاصل کر لیا کہ یہودی میڈیا ہر مخالفہ کو

یہودیوں کے حق میں کردھاتا ہے، سبی نہیں بلکہ مخالفین کی
کے قلب میں یہودیوں کا طلاق قائم کر دیا۔

تائید و ہمدردی حاصل کر لیتے ہیں، یہودی میڈیا نے
اس مخصوصہ بند سازش کے تحت پہلی بیانی تبدیلی یہ

ذرا رخ ہوئی کوہ نصرانی جو تاریخ کے ہر دور میں یہودیوں
بہت سے پچھے اور نصرانی جو تاریخ کے ہر دور میں یہودیوں

کو اپنے مکلوں سے جلاوطن کرتے رہے اور ان کو تاریخ
معنے تصورات رانج کر دیے، ہولوکوست پر بحث یا اب

کشاںی کرنے پر بھی پابندی عائد کر دی گئی، یہودی میڈیا
کو یہودیوں نے مصلوب کر دیا تھا، صیونیوں کا یہ

کوہ کسی کیس میں مطلوب کسی شخص کو دیا میں کہیں ہی بھی
مخصوصہ تھا کہ اس عقیدہ کو تبدیل کر دیں میں جو تمہل اور

غیر ملکی کسی ملک میں کوئی جرم کرتا ہے اور سزا کا بھی سخت
کرنے کا موجب رہا ہے، انہوں نے بیان میڈیوں

مقکرین اور یہودی دانشوروں کو نصرانی کیسا کی روایات،
عنی ہیں، حالانکہ اصل سایی تو عرب ہیں، جبکہ عرب ہی ہر

ان کی قیمت اور ان کے عقائد کے بارے میں تربیت
موقع پر ہدف ملامت بنتے ہیں، ان کے عقائد اور

مقدسات کو نشانہ بنا لیا جاتا ہے، بلکہ عالمی اخبارات،
دوائی، اور سازشیں کر کے ان کو نصرانی کیسا میں اعلیٰ

محفلات، رسالوں، پڑھچوڑ مغلبوں میں عربوں کوشش و شتم
کرنے قیام اسرائیل کے بعد اپنایا کہ بڑی تعداد میں نازی

ان میڈیوں کا اثر و نفوذ اتنا بڑھ گیا کہ انہوں نے اپنے
لیڈریوں کو غاؤ اکر کے اسرائیل لائے، ان پر مقدمہ چلایا،

اور پھر موت کے لمحات اتار دیا، اسی طرح یورپ اور خصوصاً
مسلمانوں کے خلاف ہر جارحانہ کارروائی جائز، تشدد اور

امریکہ میں سیکڑوں مسلم دانشوروں، مفتکوں اور دعوت
ہزار بے گناہ مرد اور موږتیں اور مخصوص بچے دردگی کا شکار
وجودہ دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ بن گیا اور ۱۹۶۱ کے
اسلامی کام کرنے والوں کو اغوا کر کے ختم کر دیا گیا، اور
عراق میں بھی طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے، کہ جہاں نام
و دوسری طرف اکا دکا انفرادی خود کش جملوں کو عالمی امن
نمہاد، دشت گردی کا الزام لگا کر بڑی تعداد میں مسلم الال
عقل و انش اور اسلامی ذہن رکھنے والوں کا صفائی
کر دیا گیا، لیکن عالمی میڈیا نے اس پر پردہ ڈال دیا اور
خاموشی اختیار کر لی۔ اس سے پہلے بھی مختلف یورپی ممالک
اور امریکہ کے زیر اٹکلوں سے اسلامی ذہن رکھنے والوں کو
یہودی میڈیا نے اس مجرمانہ عمل کو یورپی امن و امان کی
دالے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ "صیونی دانشور
ہر نارہ لوک وہ پہلا شخص ہے جس نے سب سے پہلے
اغوا کر کے طور پر پیش کیا، اور یورپ نے اس کو حلیم بھی
خدمت کے طور پر پیش کیا، اور یورپ نے اس کو حلیم بھی
کر لیا، امریکہ بھی ایران کی ائمیٰ تھیات کو امن عالم
جیلوں میں قید و بند کی صحوتیں جھیل رہے ہیں۔ بہت
پہلے ہی یہ قانون بنایا جا چکا ہے کہ بغیر مقدمہ چلائے کسی
قیدی کی مدت سزا نہ بڑھائی جائے، اور اقوام متحده کے
انفارمیشن میڈیا پر غلبہ و کشتوں حاصل ہو جانے کے
بعد اسرائیل نے عالمی سراغرسان ایجنسیوں پر بھی
عالمی طاقت غرور و تکبر اور طاقت کے نش میں اس قانون کا
احترام نہیں کرتی، چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں بے گناہ
اعتنی یہودی مفادات کی خاطر دنیا میں سیاسی
انتشار و خلفت اور بے چینی و بے اطمینانی پیدا کرنے کے
و مخصوص افراد اسرائیل اور امریکہ کی جیلوں میں بغیر کسی
مقادہ کے سر رہے ہیں اور سخت ترین ایڈاری اسی اور
لئے مختلف علاقوں میں تشدد اور دشت گردانے
کا رہا ہے، اور پھر عالمی ذرا رخ ابلاغ یہودی
اسرائیل کی دشت گردی اور جارحانہ پالیسی کی ایک
میڈیا کی ہاں میں ہاں ملاٹے ہوئے اسلامی تنظیموں کو
مثال انسانی آبادی والے علاقوں پر بسیاری کرتا ہے، جو
کہ میں الاقوای قانون کی رو سے منوع ہے، لیکن
اسرائیل شروع ہی سے اس مجرمانہ عمل کا مرکب
ورزی کے واقعات دنیا کے مختلف علاقوں میں مختلف
علاقوں میں پیش آئے والے دشت گردانہ واقعات کے
متعلق اگریزی اخبارات میں ایسی روپوش شائع
کے تابع ہوتے ہیں، اور گلوبائزیشن کے عہد میں
اقوام متحده کی قراردادوں کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اور
ہوئیں ہیں جن میں توی دلائل کے ساتھ ان واقعات
اور اسرائیل میں ہو رہا ہے، گویا ساری دنیا ایک حکمراں
جس سلسلہ سلامتی کوئی میں پیش کیا جاتا ہے تو امریکہ
میں براہ راست امریکہ کا ہاتھ ہوتا تھا گیا ہے، لیکن عالمی
و دنیا پر استھان کر کے اسرائیل کی پشت پناہی کرتا ہے،
کے ماتحت ہے یا ایک رہبر کے قش قدم پر چل رہی ہے،
میڈیا نے ان رپورٹوں کو نظر انداز کر دیا اور سیاسی اسباب
خود امریکہ بھی اسرائیل سیاست پر عمل پیرا ہے، چنانچہ
کی ہنا پر یکورٹی مغلبوں نے بھی ان پر کوئی توجہ نہیں دی۔
اس کے بمبار جہاز عراق، افغانستان اور سرحدی علاقوں
رہا ہے۔ ☆☆☆☆☆

(عربی سے ترجمہ محمد شفیع مدودی)

دماغ کی اختراع ہے جس کے نتیجے میں ہزارہا
۷۰۰ میں رہتے رہتے ہیں، جس کا یہودی اور عالمی میڈیا اور
ایجنسیوں نے اتنے زور شور سے پر چھپ لئے کیا کہ
ہزار بے گناہ مرد اور موږتیں اور مخصوص بچے دردگی کا شکار
ہو جاتے ہیں، لیکن عالمی میڈیا ان انسانیت سوز و اقتات
کو بالکل نظر انداز کر دیتا ہے، کہ جہاں نام
و اخراج کے بعد تو صیونی لائی نے امریکہ کو اس نام تباہ
نہاد، دشت گردی کا الزام لگا کر بڑی تعداد میں مسلم الال
عقل و انش اور اسلامی ذہن رکھنے کرتا ہے، اسرائیل نے
عراق کی ائمیٰ تھیات پر بسیاری کر کے تاریخ کر دیا،
کر دیا گیا، لیکن عالمی میڈیا نے اس پر پردہ ڈال دیا اور
خاموشی اختیار کر لی۔ اس سے پہلے بھی مختلف یورپی ممالک
اور امریکہ کے زیر اٹکلوں سے اسلامی ذہن رکھنے والوں کو
یہودی میڈیا نے اس مجرمانہ عمل کو یورپی امن و امان کی
دالے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ "صیونی دانشور

حضرت علیؑ بحیثیت قاضی

ڈاکٹر سید احتشام ندوی

ایسا اور بولا کہ ہمارے ساتھی کا انتقال ہو گیا وہ سود بیار مسح آیا اور بولا کہ ہمارے ساتھی کا انتقال ہو گیا وہ سود بیار مسح کو واپس دے دوجو ہم نے تمہارے پاس رکھا تھے، عورت بولی ہرگز نہیں میں تم کو نہیں دوں گی، اس پر اس شخص نے اس عورت کے گمراہ والوں کو بچ کیا اور ان سے درخواست کی کہ آپ لوگ میراپیسہ لواو بچئے، انہوں نے اصرار کر کے اس آدمی کو ۱۰۰ اور ۲۰۰ لواو دیئے، اس کے بعد جو آدمی مر گیا تھا وہ لوٹ کر آیا اور عورت سے کہا کہ جو آدمی مر گیا تو اس نے تمہارے پاس دوں مل کر جو آدمی مر گیا تھا وہ لوٹ کر آیا اور عورت سے کہا کہ حضرت علیؑ کے اسنے تمہارے پاس دوں مل کر جو آدمی مر گیا تھا وہ لوٹ کر آیا اور عورت سے کہا کہ اپنے قصیٰ حضرت علیؑ کے سامنے پیش کیا، حضرت علیؑ نے مناسب تھا، حضرت علیؑ سے مسئلہ من کر حضرت علیؑ نے اپنا فضیٰ حضرت علیؑ کے سامنے پیش کیا، حضرت علیؑ نے فضیلہ سنایا کہ:

کہ جتنے حاجی ہیں ان کی تعداد کے لحاظ سے اونٹیاں لیں اور ان پر اونٹوں کو چھوڑ دیں پھر جب ان ایک عجیب واقعہ ہیں آیا، حضرت علیؑ خلیند تھے ان کی زردہ کو ایک یہودی نے پڑالی، واضح رہے کہ زردہ قیمتی ہوتی تھی، حضرت علیؑ نے عدالت میں اس یہودی کے خلاف المونین! تم درہم پر تو میں راضی نہیں ہوں، اور آپ نے فرمایا الی مجھے کوئی سخت معاملہ نہیں نہ کہ اس وقت مقدمہ چیز کیا، یہودی بھی عدالت میں حاضر تھا اور حضرت علیؑ رہے ہیں تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ آٹھ روٹیوں کو تین حصوں میں گواہ پیش کیجئے کہ یہ زردہ آپ کی ہے، حضرت علیؑ نے فرماتے تھا اور ان کے مشورہ کو بقول فرماتے تھے۔

میں آٹھ ٹکڑے آئیں گے، چونکہ تم نے ساتھ مل کر کھایا یعنی بھیت قاضی بیجھن لگا تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ اس لیے یہ بتا مشکل ہے کہ کس نے کتنا کھایا، مگر اس کی ہے، یہودی اور حضرت علیؑ نے عدالت سے نکلے اور ساتھ ساتھ چلے، یہودی حضرت علیؑ سے بولا کہ اسلام کتنا بزرگ نہ ہب ہے کہ قاضی مسلمان ہے، معاملہ روٹیوں کا ایک ٹکڑا کھایا اور تیرے ساتھی نے پانچ روٹیوں سن کر) آنحضرت نے اپنادست مبارک میرے سینے پر کھا اور فرمایا کہ خدا تھجھ کو ہدایت دے گا اور تمہاری کرتا ہے اور مجھ کو زردہ دے دیتا ہے، جب کہ اصلًا زردہ آٹھ ٹکڑوں میں سے ایک لیا لہذا ہر ایک کے آٹھ آٹھ ٹکڑے ہوئے، کل ۲۲ روگے، یعنی سات ٹکڑے تو خود تو نے کھائے، باقی بچا ایک ٹکڑا لہذا ایک ٹکڑے کا ایک درہم تم کو ملا، سات ٹکڑوں کے سات درہم تمہارے ساتھی کو ملیں گے وہ شخص اس فضیلے سے راضی ہو گیا، (ازالہ الحفاء، ص: ۳۲۶، حضیر جات، ص: ۱۹۰۶، حضیر جات، ص: ۲۲۶)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ نے میں خوشی سے تم کو یہ زردہ دیتا ہوں۔

فرمایا کہ پھر مجھے فضیلہ کرنے میں شے نہیں ہوا، ایک ذرا اس شخص کی ذہنیت دیکھئے کہ تم درہم قبول نہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا پھر فضیلہ

پاس آئے اور اپنا قصیٰ حضورؑ کی عدالت میں پیش کیا، دوسرے واقعہ یہ پیش آیا کہ ایک باندی کے بیہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، تم آدمیوں نے مختلف اسباب کی بنا پر چھوڑ دیا جاتا ہوں حضرت علیؑ نے اس عورت کو دیکھا وہ پہلا واقعہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ کے پاس ایک دعویٰ کیا کہ یہ لڑکا ہمارا ہے، حضرت علیؑ نے ان میں سے ہر ایک سے درخواست کی کہ وہ اپنے دووے سے دست پر میں وحشت کی وجہ سے بیہوش ہو گئی یہ شخص مجھ کو پاگل کہتا ہے اور حضرت علیؑ نے اس مرد سے کہا کہ یہ عورت میں سے پہلا شخص گذھے میں گرنے لگا تو اس نے ڈالوں کا اور جس کے نام قدر مغل آئے گا اس کو لڑکا دے دوں گا، باقی بچے داؤ دی تو میں ان پر جرم ان کو دیں گا، اس کی قدر کا اور ”سرے“ شخص کا ہاتھ پکڑا اپنے بچانے کے لیے دوسرا فیضی سے تینوں راضی نہیں ہوئے اور قصیٰ مدینہ آکر ہمچنہ گرنے لگا تو تیرے شخص کا ہاتھ پکڑا جب تیرا فیضی سے تینوں راضی نہیں ہوئے اور قصیٰ مدینہ آکر آنحضرت کے سامنے ایک عجیب و غریب قضیہ فیضی سے چوتھے کا ہاتھ پکڑا، اس طرح فیضی سے تینوں راضی نہیں ہوئے اور قصیٰ مدینہ آکر لایا گیا، روایت بیان کی گئی ہے کہ داؤ دی صبح کو ناشہ کرنے نے ان چاروں کو زخمی کر دیا اور اس کے علاوہ کوئی حل نظر نہیں آتا، لہذا وہی فیضی باتی رہا۔ (ازالہ الحفاء، ص: ۲۲۵)

ایک عورت کے پاس داؤ دی آئے اور انہوں نے اس کے پاس سود بیار امانت رکھی اور اس سے کہا کہ تم یہ قصیٰ سن کر اپنا فضیلہ سایا اور فرمایا اب میں قرعہ ایک آدمی اور آدمیا کیا، حضرت علیؑ نے اس کے پاس دو اور اس کے نام قدر مغل آئے گا اس کو لڑکا دے دوں گا، باقی بچے داؤ دی تو میں ان پر جرم ان کو دیں گا، اس مجت سے گزر کر (ازالہ الحفاء، ص: ۳۲۵)

حضرت علیؑ کے سامنے ایک عجیب و غریب قضیہ فیضی سے چوتھے کا ہاتھ پکڑا، اس طرح فیضی سے تینوں راضی نہیں ہوئے اور قصیٰ مدینہ آکر لایا گیا، روایت بیان کی گئی ہے کہ داؤ دی صبح کو ناشہ کرنے نے ان چاروں کو زخمی کر دیا اور اس کے علاوہ کوئی حل نظر نہیں آتا، لہذا وہی فیضی باتی رہا۔ (ازالہ الحفاء، ص: ۲۲۵)

ایک عورت کے پاس داؤ دی آئے اور انہوں نے اس کے پاس سود بیار امانت رکھی اور اس سے کہا کہ تم یہ قصیٰ سن کر اپنا فضیلہ سایا اور فرمایا کہ سود بیار دیتے ہیں اسی وقت فیضی کو تھائی اور تیرے فیضی کو نصف دیتے ہیں اسی وقت دیبا جب تم دوں مل کر آئیں اور تم سے مطالبہ کریں، پہلے فیضی کو درج کر دیا جائے اور کھانا کھائیں، وہ بیٹھ گیا اور ساتھ کھانا کھانے لگا، تینوں نے سب روٹیاں کھالیں جب وہ آدمی

قبول اسلام کا عالمی رجحان

کلی برلن، دی تائٹر، لندن ترجمہ: نور اسلام خان

۲۔ یہ آیک حلیم شدہ حقیقت ہے کہ دوسری خلائق کے دوسری جنگ کے دوران یا اس کے فوراً بعد تقریباً ۵ ہزار امریکی فوجی، جو سعودی عرب میں محشر ہے، اسلام قبول کر کے ہیں۔

۳۔ خواتین کے احتمال کے حوالے سے زیادہ

تراتراتمات کی بیانی وجہ و مقامی ثافت ہے جس کی بنیاد پرندہ نہ ہب اور اس سے واسطہ تھات پر ہے، تاہم اس کو یوں پیش کیا جاتا ہے گویا اس کا تعلق اسلام سے ہے، اس سے ان افراد کی آزادی فکر مبارز ہوتی ہے جو معاشرے کو محرشی نظر نظر سے دیکھتے کی کوشش نہیں کرتے، پیش تر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۴۔ تفریخ اور موجودتی، مغرب کی بڑی صنعتوں میں

سے ایک ہے، اس لیے بھی ضروری ہے کہ ترقی کے جعلی اقصود کو قرار دکھانے کے حالات چاہے جیسے بھی آئیں، ہمارے لیے اس میں بہتری ہے اور اسی مشکلات کے باوجود اس کو برداشت کرنے کی سعی کرنی چاہے، ایسی خوشی، لذت اور دنیاوی اوازمات کی خلاص لوگوں کے افہان پر حادثی ہو جکی ہے، جب کوہری طرف لوگ قتل ہو رہے ہیں، مذکور ہو رہے ہیں، عورتوں کی عزائم لوٹی جاری ہیں، مخصوص پکوں اور نومولوں کی صلاحیت موجود نہیں اور بہت سارے معاملات

میں اسکی پلک کوٹک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

۵۔ ۲۸ رسالہ ہدی خطاب، جو مسلمان خواتین کے لیے کمی گئی ایک رہنمای کتاب کی مصنفوں ہے، جس کو طے کو اپنے زیادہ مفید پاتے ہیں، لوگوں کے احساسات اور نظریات کو میدیا (لٹی وی، رسائل، فلمون اور تعلیم) کے ذریعہ کنٹرول کرنے کا اختیار بھی انجی لوگوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور یہ لوگ برتری کے اس فائدے کو گھسنے اس مقصود کے لیے استعمال کرتے ہیں کہ اسلام کے حوالے سے پداعتمادی کی فضائی طرح قائم ہے۔

۶۔ مسلمانوں کو انسانوں کے بناۓ ہوئے جھوٹے نظریات اور اعتقادات کے ذریعے نہ تو غلام بنا لیا جاسکا ہے اور ان پر اس ذریعے سے حکومت کی جاسکتی ہے، بلکہ ان پر حکمرانی اور غلامی کا حق صرف اور صرف اللہ کو ہونے والی ہو، یہ محسن نفسانی خواہشات کی ترجیحی کے علاوہ کچھ نہیں، حصی تعلق ہو یادوں میں پانچ وقت کی نماز، اور اسلام کا موقف اس پارے میں ہمیشہ سے ایک رہنمای کی جاسکتی اور اللہ کی ذات سے ہٹ کر نہ تو کسی رہنمای کی صفت ان موثر ذرائع میں سے ہے جو غور و فکر کو معمول پر رکھتے ہیں، انسانی ہمدردی کے احساس کو سے کس کردیتے ہیں اور سیری خوشی اور سرستی سب سے اہم ہے، کی کیفیت کو بڑھاتے ہیں۔ (بیکریہ زر تھان القرآن لاہور)

چیزیں اس وقت شروع ہوئی جب اس کی ایک دعا قبول ہے اور آپ مستقل طور پر اپنی اساس و بنیاد سے وابستہ رہتے ہیں (کلی برلن، دی تائٹر، لندن geoislam@yahoo-groups.com. ترجمہ: نور اسلام خان)

حوالہ

۱۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف میدیا کی اس محلی جنگ کی بیانی وجہ بھی ہے، جو کوئی بھی اسلام کو حید کے تقلید کا اب اس میں عمل دل ختم ہو چکا تھا، اسلام قبول بنیادی عقیدے کے ساتھ (کہ اللہ ایک اور نہ کہ، وہی عبادات اور اطاعت کا حقیقی حق دار ہے اور وہی قوانین اور کرشما کے افکار و خیالات پر تحقیق کی، بہت سارے نوسلم، بندے اور اللہ کے درمیان کسی انسانی واسطے کی موجودگی جیسے عیسائی تصور کو مسترد کرتے ہوئے پرمنی ہونے کے ساتھ ساتھ مردوں کے حقوق و فرائض کو میں اس سوچ کی پر زور تائید کرتے ہیں کہ ملک ملک و اخراج کرتے ہیں) اور ہر شعبہ زندگی میں اس کے معین کردہ انصاف کے بیانوں (سلامی، معاشی اور سیاسی) یہ احساس بھی پایا جاتا ہے کہ برطانیہ کی کلیسا میں رہنمائی کی صلاحیت موجود نہیں اور بہت سارے معاملات میں ان کی پلک کوٹک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

۲۔ ۲۸ رسالہ ہدی خطاب، جو مسلمان خواتین کے لیے کمی گئی ایک رہنمای کتاب کی مصنفوں ہے، جس کو طے کو اپنے زیادہ مفید پاتے ہیں، لوگوں کے احساسات اور نظریات کو میدیا (لٹی وی، رسائل، فلمون اور تعلیم) کے ذریعہ کنٹرول کرنے کا اختیار بھی انجی لوگوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور یہ لوگ برتری کے اس فائدے کو گھسنے اس مقصود کے قبول کیا۔

۳۔ عیسائیت تبدیل ہو جاتی ہے، جیسا کہ بعض لوگ مسلمانوں کو انسانوں کے بناۓ ہوئے جھوٹے نظریات اور اعتقادات کے ذریعے نہ تو غلام بنا لیا جاسکا تھا اس فرد سے رکھا جائے جس سے آپ کی شادی کے اتفاقات استوار کرنے میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ یہ ہے اور ان پر اس ذریعے سے حکومت کی جاسکتی ہے، بلکہ ان پر حکمرانی اور غلامی کا حق صرف اللہ کو ہونے والی ہو، یہ محسن نفسانی خواہشات کی ترجیحی کے علاوہ کچھ نہیں، حصی تعلق ہو یادوں میں پانچ وقت کی نماز، اور اسلام کا موقف اس پارے میں ہمیشہ سے ایک رہنمای کی صفت ان موثر ذرائع میں سے ہے جو سامنے سر جھکایا جا سکتا ہے اور زندگی کی عبادات اللہ کے سامنے سر جھکایا جا سکتی ہے اور زندگی کی نماز ہر وقت آپ سوائی جاسکتی ہے۔

سامنے جو شافتی لفاظ سے غلط ہیں، صاف ذہن لے کر اسلام میں آرہے ہیں، آج حقیقی اسلام کی یہ حریک مغرب میں اپنے آپ کو سے طاقت و رسموس کر رہی ہے۔

۴۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ تقابل ادیان کی تعلیم میں اضافے کی وجہ سے مذہب کی تبدیلی واقع ہو رہی ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ برطانوی میدیا جو ہر اسلامی چیز کو برایا کر پیش کرتا ہے وہ بھی ایک وجہ ہے، الی مغرب اپنے معاشرے کے اندر جرمائی میں اضافہ خاندان کے نسلیں، بندے اور اللہ کے درمیان کسی انسانی واسطے کی موجودگی جیسے عیسائی تصور کو مسترد کرتے ہوئے چیزیں سے بدلتے ہیں، اور اسلام کے اندر ایک انظام اور تختہ تعداد اسلام قبول کرنے والوں میں بیش تر تعداد خواتین کی ہے، برطانیہ کے ان نوسلموں میں زیادہ تر پہلے عیسائی تھے جو جرچ کی غیر ترقی کیفیت کی وجہ سے تذبذب کا شکار تھے اور عقیدہ ستیث اور حضرت عیسیٰ کی الوہیت کے عقیدے سے بھی تا خوش تھے۔

۵۔ کچھ نوسلم نہیں بھی شخص کی تلاش کو قبول اسلام کی کیوں کر مغزی تہذیب اور مذہب پر عمل جد بنتے ہیں، بعض قبول اسلام سے قبل مذہب پر عمل کرنے والے عیسائی تھے مگر ان کی علمی فتنگی صرف اسلام میں کارکنیں ڈن کے برابر ہو جائے گی یا اس سے بڑہ

اوہیت کے عقیدے سے بھی تا خوش تھے۔

۶۔ کچھ نوسلم نہیں بھی شخص کی تلاش کو قبول اسلام کی دوستی کی مخفی بھی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آئے دری کتاب کی مخفی بھی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آئے اسکات (عراق کے لیے اسلامی کمیٹی کے سربراہ) کا بیٹا دو سال کے اندر برطانوی نوسلموں کی تعداد ان میں اہم نہیں تھیں، اور بھی شامل ہیں۔

۷۔ اسلام کی تاذہن لٹر کے زیادہ تماں محمدو جائے گی جو اس مذہب کو برطانیہ میں لے کر آئے ہیں۔

۸۔ کچھ نوسلم نہیں کہ اسلام درمیں کے سردار کی طرح زیادہ تر نوسلموں کی عمر ۳۰ سال سے ۵۰ سال کے جس نے مجھے قبول اسلام کی راہ دکھائی۔ روز کینڈرک، ایک عالمی مذہب ہے کیونکہ دنیا کی کوئی خاص قوم یہ دعویی جسیں کرتی کہ صرف اسی کا ہے، اسلام آج بڑی تجزیہ درصل گناہ کے تصور پر اعراض تھا اسلام میں باپ کے گناہ کے لیے بیٹے کو تصور و ارضیں نہیں نہیں کیا جاتے اسلام کی اسماں آئیں کہ میں مذہب اپنی میدیا سے اضافہ کر رہا ہو، مغربی میڈیا قتل اسلام لا ایں، کچھ نہیں کہی کہا گیا تھا کہ "اسلام کی روشنی مغرب سے پھیلی گی۔" اور آج ہمارے دور میں یہ مسلمانوں کی حالت زار ہے اور اسے آج چاہونے کے باتیں بن کر سامنے آتی ہیں۔

۹۔ ۳۹ سالہ میونڈ کی پروش کری عیسائی انداز سے بعد اسلام قبول کرنے کی رفتار میں نہیں اضافہ ہوا ہے۔

۱۰۔ اسلام پر ایک مشہور مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ زہر جہان کی بات یہ ہے کہ مغرب کے اندر اس تاثر ایسی نہیں کہ ساتھ جو نہیں وہ عیسائی مذہب سے لگاؤ کی بلندیوں کو چھوپ کی تھیں، اعلیٰ درجے کے گرے میں شیر کام کر رہی ہیں، وہ کچھ نہیں، مغربی نوسلم مشرق کی نہیں کہا جاتا ہے، برطانیہ میں اسلام قبول کرنے والوں تمام عادات کے بغیر اور اس سب چیزوں سے پرہیز کے عیسائی رہباؤں کی طرح پھرے کوڑھاپنے کا سوچ لیا،

حضرت قطب دیلوڑی عصری معنویت (جنوب کے روحانی بوستان کا گل سر بد)

پروفیسر انیس چشتی

یہ تھا کہ ان سب سے ہٹ کر میانہ روی اختیار کرتے، بزرگ نبی (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسکلوں میں لا ازی سرسوتی و مندا اور وندے ماتر کام مسئلہ آیا تو میتوں کے آپ نے چھمارستہ اختیار کیا، جو سب سے مشکل تھا۔ اس مرد قلندر کی اس سے بہترین مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک ایسا شخص جس کے آنہ لا کھرید اور چار سو ساتھ ساری دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ امت مسلم آسمانی طرح حضرت سعی کی موجودگی میں نبی یا ناکر بھیجے گے اور شرعی قوانین کی پابند ہے اور وحدانیت کا تصور اس کے تھے تو حضرت سعی کی بشارت حضرت سعی کے لیے کے دین میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اس کے لیے ہم کسی ہو سکتے ہے؟

☆ اے ملک! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سیاسی جبروت کے سامنے سر گول نہیں ہو سکتے۔

حضرت قطب دیلوڑی کی دعوت الی اللہ کی حد تک دنیا میں جتنے بھی پیغمبر مسیح ہوئے، کسی نے بھی اپنے کسی سمجھوتے اور میانہ روی کے حق میں نہیں تھے، انہوں خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تو زمانہ کس طرح گرام خریدا جا سکتا تھا اس دور میں ملکہ کی جانب سے نے ایک طرف ملکہ برطانیہ کی نوازشات کو محرک رکھا ایک سورپیس ماہوار وظیفہ قول کرنے سے انکار کر دیا، مدت دراز تک ناسخ اور ایمن تجسس سے خالی رہے گا؟

☆ اے ملک! میں تم کو اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی طرف بلاتا ہوں، اگر تم اسلام قبول کرو تو سلامت ہو گی ملک چھوڑنے سے انکار کر دیا، اس کے عکس انہوں نے اور تم کو دو گناہ اجر ملے گا، ایک تمہارے مسلمان ہونے کا بعدیا باطنی، از اصلاح بنی آدم حتی الوع قاصر نباشد اکلوتے پر پادر کے سر برہا یعنی ملکہ برطانیہ کو سیدھے دعوت بکمال خلوص بحل آرند۔

حضرت قطب دیلوڑی کے غایف کی دعوت پر اپنا لکھتے ہیں کہ: ”پیش ناقراء دعوت الی اللہ است، دعوت ظاہری اس وقت کی سب سے بڑی عالمی طاقت اور دنیا کے اجر اور دوسرا تمہاری رعایا کے مسلمان ہونے کا اجر بھی تم کو ملے گا، اگر تم نے اسلام نہیں قبول کیا تو اس کا گناہ اللہ کی طرف بکالتا ہی، ہم فتنروں کا پیشہ ہے، لہذا ڈالی، انہوں نے یہ خط انگریزی زبان میں لکھا، اس میں تمہیں بھی چاہئے کہ حتی المقدور انسانوں کی ظاہری دعوت کا یہ انداز ملاحظہ فرمائیں، جو منطقی جرج اور ایمانی دیاں اصلاح کے لیے کوشش کرتے رہو اور اس کام کو حرات سے لبریز ہے:

☆ اے ملک! حضرت سعی بپیر باب کے پیدا منعت کی امید نہیں رکھتا ہوں، میری اس نگی کا بدلہ چیسا کہ پبلے عرض کیا جا پکا ہے کہ حضرت سعی باب کے پیدا ہوئے تھے، جس طرح حضرت آدم بپیر مال اور باب کے پیدا ہوئے، پھر کیوں حضرت سعی رب اور مجدد لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے یعنی دعوت الی اللہ کے فریض کی ہو سکتے ہیں؟

☆ اے ملک! حضرت سعی ایک بندہ مغلوب یہودی تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے، لہذا ایک بلکہ سارے عالم میں اس کی پادشاہی کا سورج خروب اداگی ہے، پھر اس میں غیر مسلموں کو دعوت دینے کا مغلوب انسان کیوں کر مجبود اور اللہ ہو سکتا ہے؟

☆ اے ملک! آدمی اپنے جرام اور گناہوں کی وجہ کا غلام رہ چکا تھا، ظاہر ہے اس خط نے پکھنم بیس سے ماخوذ ہوتا ہے، دوسرے کے جرم میں گرفتار نہیں اور دیستھن اپنے کی چولیں ہلا دی ہوں گی، دنیا داروں کے لیے حکومت اور ریاست بہت بڑی چیز رہی ہے،

☆ اے ملک! اسی طبق پر ہری رہ جاتی ہے اور یہ لوگ بالکل ڈائرکٹ اقسام کرتے ہیں، اس کا عملی شہرہ ہم سب مفکر اسلام نکن ایک مرد قلندر اور داعی برحق کے لیے اس کی حیثیت حضرت مولانا سید ابو الحسن علی مددوی کی زندگی میں کوئی کفر فارکیا؟ پانی کے ایک بلٹے سے زیادہ نہیں۔

☆ اے ملک! حضرت سعی نے اپنے بعد ایک میں کہ جب پکر کر کوئی کوئی کفر فارکیا؟

(جاری)

کی، بھارت کی ایسی ہی تجزیہ میں سے اٹھنے والے پیشواؤں میں سے ایک مبارک نام حضرت شاہ محبی الدین عبد الملطف قادری ولیوری کا ہے جو بیک وقت جید عالم دین، فقیہ، منقی، روحانی پیشو، خطاط، حافظ، ادیب، ایک سے زیادہ زبانوں کے ماہر، ویسٹ داں، داعی، فن پر گری اور تیز اندازی میں ماہر، جغرافیہ داں، خطیب، طبیب، مفسر، ریاضی داں، فلسفی، صاحب منطق و کلام، مصلح پڑھنے پر عبور حاصل کر لیا۔

حضرت مولانا سید شاہ عبد الملطف نقی قادری پر آشوب، منتشر، بے چین، بے شور اور بے بیجان ہندوستان میں آنکھیں کھوئی تھیں، مسلم معاشرے کی ایک بنیادی معروف پر قطب دیلوڑ دکن حضرت شیخ سلطان شیخ مدرس میں قیام کیا اور صرف سترہ دن میں انگریزی لکھنے شہادت سے تقریباً ۲۰۰۰ رسال پبلے جنوب کے مردم خیز قبہ ہو جاتی ہے، کہ جیسے ہی مرکزی حکمرانی کمزور ہو جاتی ہے، اس میں ایک طرح کی بے چینی پیدا ہو جاتی ہے، دیلوڑ میں بروز بیج ۱۳۷۰ھ اور جادی الاول نومبر ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئے، آپ حضرت سید احمد شہید اور شاہ عبد العزیز حمد دہلوی بلکہ اس کے فتنے پڑھ کر ملک اور بنیادی نہ ہی عنان کر سکتے، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ آخری دفعہ تاجدار کیرناہی اور بہادر شاہ تشریف بھی ان کے ہم عصر تھے، تاجدار کیرناہی اور بہادر شاہ تشریف بھی ان کے ہم عصر تھے، اس انتشار سے آخری مسلح جنگ آزادی (غدر) کو برپا کے ہر فرد کو ہمیشہ اس بات کا کھنکا لارہنا چاہئے کہ کوئی وفات بہادر شاہ تشریف کے وصال کے تقریباً دس سال بعد ہمیں دیکھ رہا ہے یا کوئی ہمیں ٹوکنے والا ہے، حضرت قطب دیلوڑ کے دور میں جب انگریزوں نے ملک کے نئے نئے لیے ہوئے تھی، انگریزوں کے پاس عیسائیت ہے کہ اس دور کے ذریعہ ایلانگ کی کمی کے باوجود حضرت قطب دیلوڑ نے سوتھ سلطنت خداداد اور خاندان مغلیہ تھیں مگر اس یا مختسب جیسا کوئی عہدہ تھا، صرف پرلس کے زوال بلکہ اختیام کی بڑی خربوں کو سنبھال کر جنگ آزادی اختراء دینے کے تھے اور انکی بھی حیثیت سرکاری مقابلہ دور تھی نہیں بلکہ سرخی ہو چکا تھا، ایک طرف ملت کے فتنہ پر داڑوں سے لڑو، دوسرا طرف اقتدار کے علاوہ کرچاڑیوں جیسی تھی کہ اگر لشمن ریکھاڑا رہمی پارکی تھیہ ہے کہ آخری مسلح جنگ آزادی کا غالاق شمال میں اور دیلوڑ سے کافی دور تھا لیکن حضرت شیخ سلطنت تو یا انکل چڑھنوں کے قاطلے پر تھی، اس لیے یہ کیکر کہا جاتے تھے کہ دیلوڑ کا محاذ جو کہ انگریزی حکمرانی میں تھا آج تھی کی طرح حضرت کے دور میں بھی نہ ہب بیزاری، مسلکی اور فروعی انتشار اور دین سے بے راہ روی جا سکتا ہے کہ دیلوڑ کا محاذ جو کہ انگریزی حکمرانی میں تھا اگریزوں کی طبق حضرت کی حاجت روائی کرتے، دوسرے یہ کہ اور بخوات کا سلسلہ چل پڑا اور مغرب کی پکا چوند نے ملت کو بالکل بے سر اور بے راہ رہنادیا، ایسے پر آشوب تاریخوں کے اس تقابلی مطالعے سے ہم صرف یہ دوسری پورے ملک میں کئی نہ ہی رہنما اور بہرا نہیں اور نہیں کہ ہو رہتے، تیرے یہ کہ انگریزی حکومت کے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت قطب دیلوڑ نے ایک انہوں نے قوم کے بھکتے ہوئے قدموں کو ایک منزل عطا شجاعت سے زمین کو لالہ زار بنا تے رہتے اور چھمارستے

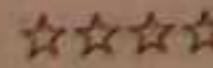
صہیونی دانشوروں کے دستاویزات

از
محمد و حق ندوی

سازش ہے اب برطانوی یونائڈ اکی تجویز پیش کی
جائے گی، پھر جنگ عظیم ہوگی، اس کے بعد ان کا فرنٹ
ہوگی، جس میں انگلستان کی مدد سے فلسطین میں ایک
مشتمل ہیں، پہلے حصہ میں بجزہ حکومت قائم ہونے سے
آزاد یہودی ریاست وجود میں آجائے گی۔

صہیونی دانشوروں کے دستاویزات دو حصوں پر
دانشوروں کی دستاویزات میں جو باتیں کہی گئی ہیں وہ ہو
بہوہی ہیں جو عبد نامہ حقیق اور تامد میں کہی گئی ہیں، اس
سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یہودیوں کا ان دستاویزات
کے جعلی ہونے کا دعویٰ بالکل لغو اور باطل ہے، صرف
فرق یہ ہے کہ عبد نامہ حقیق اور تامد میں غیر یہودیوں
کے تعلق سے ظریف و عقیدہ پیش کیا گیا ہے اور صہیونی
پروٹوکولس میں اس کے عملی حقیق کی شکلیں اور رایہیں بتائی
گئی ہیں۔

صہیونی دانشوروں کی دستاویزات کے دوسرے
 حصہ میں حکومت وسلط حاصل ہو جانے کے بعد موقف
 و طریقہ کار کی وضاحت کی گئی ہے کہ ایک ایسی مطلق
 العنان حکومت قائم کی جائے جو پوری دنیا پر حکمرانی
 کرے، اور اس کا پایہ تخت یہ خلم (قدس) ہو، اور جب
 مکمل کشودل اور کامل غلبہ حاصل ہو جائے گا
 اور غیر یہودیوں کی حکومتیں ختم ہو جائیں گی تو اس وقت
 دارالسلطنت رو ما خلق ہو جائے گا جہاں پھر ہمیشہ باقی
 رہے گا، اور صرف داؤد کی نسل سے حکمران ہوں گے،
 یہود لوگوں کے ساتھ معاملہ بھی رشتہ کا کریں گے
 اور غیر یہودی جانور، چنانچہ اس بنیاد پر یہودی
 غیر یہودیوں کی ساتھ جانوروں جیسا سلوک کرتے
 ہیں، یہودیوں کو دعوکر دینا، ان کو قتل کرنا، ان کے ساتھ
 دہشت گردی ہی کے ذریعہ قابو میں رکھا جاسکتا ہے،
 چنانچہ غیر یہودی خلائق کے ہمراہ ہوں گے، جن کو یہود
 اپنی مرضی و خواہش کے مطابق استعمال کریں گے،
 موجودہ عالمی طاقتیں خلائق کے ہمراہ سے زیادہ نہیں
 ہیں، یہ وہی کرتی ہیں جو مخصوص ٹولہ چاہتا ہے۔



صرف تین سو افراد یورپ کی قسمت کا فیصل
کرتے ہیں۔

ال بیان کی قدریت کرتے ہوئے Jean
Parisot Zoulet Capitale Des Religion
"تین ۳۰ یہودی سرمایہ کار جو فری میں
و ناموس کی دھیجان اڑانا، اور ان پر طرح طرح کے مظالم
کرتا، یہ سارے جیوانی معاملات غیر یہودیوں کے ساتھ
یہودیوں کے نزدیک جائز بلکہ ضروری ہیں، اس عقیدہ
ذکر کورہ بالا بیانات واقعیات سے صاف صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دستاویزات جعلی نہیں، بلکہ منصوبہ بند

کے لیے تیار کی گئی ہے۔

صہیونی دانشوروں کے دستاویزات دو حصوں پر
مشتمل ہیں، پہلے حصہ میں بجزہ حکومت قائم ہونے سے
آزاد یہودی ریاست وجود میں آجائے گی۔

۱۹۲۱ء میں ہنری فورڈ سینٹر (فورڈ موور
کمپنی کے مالک) نے نیوارک کے اخبار "ولڈ" کو
کہ یہودی اپنی عالمی خود مختار حکومت قائم کریں، دوسرے
 حصہ میں حکومت و اقتدار حاصل ہو جانے کے بعد طریقہ
 میں صرف ایک بیان دیا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ
 واقعات بخوبی اسی طرح واضح ہو رہے ہیں جیسا کہ ان
 کا کرکی وضاحت کی گئی ہے۔

پہلے حصہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ یہودیوں کو
 حکمرانی و اقتدار کے لیے تیار کیا جائے اور ذہنوں میں یہ
 عقیدہ راخ کر دیا جائے کہ یہودی اللہ کی پسندیدہ
 کی گئی تھی، آج کے حالات بھی ان کے میں مطابق
 ومحبوب قوم ہیں، چنانچہ اس عقیدہ کے اعتبار سے
 یہودیوں کا یہ خیال ہے کہ دنیا میں بننے والے دو طرح
 کے لوگ ہیں یا تو یہودی ہیں یا غیر یہودی جو ان پڑھ،
 بت پرست اور کافر ہیں، یہودی اللہ کے چیزیں اور محبوب
 ہو رہا ہے، والٹر ریٹھو (Walter Rathenau) یہودی ساہوكار جو قصر جرمی کا پیش
 کی جائیں اللہ کی جان سے پیدا کی گئی ہیں، اور اللہ کا
 عضراں کے غضر سے مرتبط ہے، اور غیر یہودی شیطانی
 مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، اور یہودیوں کی خدمت
 کے لیے پیدا کئے گئے ہیں یہودی انسان ہیں
 اور غیر یہودی جانور، چنانچہ اس بنیاد پر یہودی
 غیر یہودیوں کی ساتھ جانوروں جیسا سلوک کرتے
 ہیں، یہودیوں کو دعوکر دینا، ان کو قتل کرنا، ان کے ساتھ
 دہشت گردی ہی کے ذریعہ قابو میں رکھا جاسکتا ہے،
 چنانچہ غیر یہودی خلائق کے ہمراہ ہوں گے، جن کو یہود
 اپنی مرضی و خواہش کے مطابق استعمال کریں گے،
 موجودہ عالمی طاقتیں خلائق کے ہمراہ سے زیادہ نہیں
 ہیں، یہ وہی کرتی ہیں جو مخصوص ٹولہ چاہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کے روی تارکین مطن سر جی ناکس کی کتاب اپنے ساتھ
 شامل امریکہ اور جرمنی لائے، اس کے بعد اس کتاب کا
 ایک نسخہ ۲۱ اگست ۱۹۲۱ء کو برلن میوزیم میں پہنچا،
 روس میں مارٹنک پوسٹ کا نامانندہ وکٹری ای مارسٹن روس
 میں سزا کاٹنے کے بعد لندن پہنچا تو اس نے برلن
 میوزیم والے نسخہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا، اس کے
 بعد متعدد زبانوں میں اس کے ترجمہ شائع ہوئے، لیکن
 صہیونی دانشوروں کی دستاویزات کو پوری دنیا پر
 ہوں یا سیاسی احتل پھیل، سوویت یونین کا زوال ہو یا
 سلطنت عثمانی کا زوال، مصر و ترکی میں فکر اسلامی کا خاتم
 تولد ہی دنوں میں مارکیٹ سے غائب کر دیا جاتا ہے،
 ہو یا عالم اسلامی و عربی کے اتحاد و شیرازہ کا انتشار اور
 کوششیں کی، تاکہ اس کتاب کی اشاعت کے بعد
 یہودیوں کے متعلق جو نظریہ بتا جا رہا ہے اس کو روکا
 دستاویزات میں تبدیل کر دیا جائے۔

یہ خلڑاک دستاویزات دراصل اس صہیونی
 کا نزول کی خیری تعاویز ہیں جو ۱۸۹۷ء میں سوئرلینڈ کے
 شہر باسل Basle میں تھیڈور ہرزل Theodore Hertzl نے منتقل کی تھیں، اور اس میں دنیا بھر کے
 فرانسیسی گھر بیل مالاز میں یہودیوں کی خیری تھیں فری میں
 بہترین تین سو (۳۰۰) صہیونی دانشوروں نے شرکت کی، (ماہنیت) کے ایک اٹلی رہنمائی ہے اس سے چوری
 گھرے اور عسیں غور و خوش اور بررسوں کی کاوش کے
 بعد اپنی گھشت عالمی حکومت اور اقتدار کے حصول کے
 لیے ایک خاکہ سر جو چیز تھا اس کا پشتہ میں ایک
 مخفیتیں کے خیال میں یہ خاکہ نہ رہا کہ نہ رہیت کے
 خلاف ایک سازش تھا، لیکن ان دستاویزات کے
 اور اس خلڑاک سازش کو طشت ازیام کرنے کے لیے
 مندرجات کے مطابق سے معلوم ہوتا ہیکہ یہ سازش
 ہاتھ دا خوش طور پر کار فرمان نظر آتا ہے، اس کا مقصد یہ تھا کہ
 صرف فرانسیت کے خلاف ہی نہیں بلکہ تمام فرانس
 کو دیں، ۱۹۰۲ء میں سر جی ناکس نے روی زبان میں
 خواہ موی کی شریعت کی شکل میں ہوں یا عیسیٰ کی۔

خلاف ایک بجا ایک سازش ہے۔

۱۸۹۸ء کے بعد ساری دنیا میں روما ہونے
 نے الگ ۱۹۰۳ء میں باسل میں صہیونی کا فرنٹ میں
 والے واقعات واقعیات نے یہ تباہ کر دیا کہ دنیا میں
 سنا میا (Snamia) میں یہ دستاویزات شائع ہوئیں،
 اور ایک دوسرے واقعات واقعیات میں آئے وہ ای
 نئی پڑھے بڑے واقعات واقعیات نے یہ دستاویزات شائع ہوئیں،
 Moskowskija Widomost (Moscow Daily Widomost) میں بھی شائع ہوئیں، باہر کی دنیا کو
 عالمی جنگیں ہوں، یا معاشری و اقتصادی بحران، انتباہات
 ان پروٹوکول کا علم اس وقت ہوا جب باشویک انقلاب

تعمیر حیات۔ ۱۸۹۸ء۔ ۱۹۰۳ء۔ ۱۹۰۵ء۔

پاکستان پر عالمی طاقتیوں کا شکنجه

پاکستان کو مورکی ماذل بنانے کی تیاری

سلمان نجم ندوی

☆ نائین الون (۱۱/۹) کے بعد امریکی دھمکی تم بھرنے کا کام کر رہی ہے۔
 ☆ فوج کے کردار کو ختم کر دیا گی، فوج کی پیشہ انتظار کرتی تھی، جزل مشرف جو کہ پاکستان میں ترقی داد کر دیا گی اور افغانستان کے خلاف جنگ میں تسلیم خرم کر دیا گی اور افغانستان کے خلاف جنگ میں باطل کا آغاز کرنے کا اعزاز رکھتے ہیں انہوں نے اس ایک گولی چلانے پرے سلی فوئی قافلہ کو انوار لیتے ہیں پاکستان امریکا کا مضبوط حلیف بن گیا، اس نے امریکا کی جماعتوں پر پابندی لگادی اور یہک ڈور سے اسلام خود امریکی سیاست دا شدراہ گئے۔

ہرملک کے پاس ایک فوج ہوتی ہے لیکن دنیا کے قبضے پر پاکستان واحد ملک ہے جس میں فوج کے پاس ایک ملک

ہے، سینکڑوں فوجوں کو سول انتظامیہ میں گھیٹ لیا گیا

ہے، ایک تازہ تحقیقی کتاب INC MILITARY کے مطابق ۲۰۰۰ مارب روپے سے زیادہ کے کاروبار میں

افغانستان سے جلد ہوئے افراد شریک ہیں۔

☆ با جوڑ میں امریکی حملہ کو پاک فوج کے سر منڈھ دیا گیا۔

☆ اعلیٰ مسجد آپریشن کا پورا اور امامتیار کیا گی۔

پاکستان کو ترکی ماذل بنانے کا منصوبہ

1999ء میں جب جزل مشرف نے پاکستان پر

فوئی قیادت کو مسلط کیا، اس کے معا بعد انہوں نے اعلان کی تھا کہ "مصطفیٰ کمال ان کے آئینہ میں ہیں"۔

اعلان معنوی نہیں تھا، یہ اس شخص کے نظری اور ذہنیت کا

غیر معمولی مذہبی تھا، یہ اس شخص کے صلاحیت کو بری طرح مجبور کیا۔

☆ ایف ۱۶ کی خریداری کے سلسلہ میں جو دعویٰ کا

ہوا ہے وہ پاکستان کے لئے اتنا شرمناک ہے کہ اس کا

تصور بھی حال ہے، اگر یہ جہاز پاکستان کوں بھی جائیں تو

وہ اس حال میں ملیں گے کہ ان میں مقابلہ کی صلاحیت

ہوگی اور تھی وہ پوری طرح پاکستان کے دسترس میں

ہو گئے، اس میں ایسی محنکی استعمال کی جائے گی جس

امت مسلمہ کی موجودہ صورت حال میں سب سے بڑا دل

کرنا پڑتا ہے، یہ بات تو ابھی ذہنوں میں تازہ ہو گی کہ کچھ

ذوں پہلے مغربی میڈیا میں یہ خرگوش کر رہی تھی کہ

پاکستان کی ایسی صلاحیت امریکا کے حوالہ کی جا پچکی ہے۔

☆ جھوٹے صوبوں میں انتشار کو جس طرح ہوا

عثمانی کا نہ صرف الخا کیا بلکہ ترکی سے اسلام کو (ظاہر)

نے جدید شرقی سلطی کا جو قشہ تیار کیا ہے جو بذریعت اور ایمانی کا نمونہ ہے، اس میں پاکستان کی حالیہ قیادت رنگ

نے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ پاکستان میں

اور فاداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف اپنی باری کا انتظار کرتی تھی، جزل مشرف جو کہ پاکستان میں ترقی داد کر دیا گی، فوج کی پیشہ ایک ملک کا آغاز کرنے کا اعزاز رکھتے ہیں انہوں نے اس باطل کے بالکل خلاف کیا ہے، انہوں نے سیکولر جماعتیں پر پابندی لگادی اور یہک ڈور سے اسلام پسندوں کو اقتدار میں آئے۔

جزل پرویز مشرف نے ایک اور تناظر میں بھی، گزشت پانچ سالوں میں پاکستان امریکا کی ایک ذیلی ریاست (satellite state) بن کر رہی گیا۔

☆ ۲۰۰۷ء سے زائد بے گناہ افراد کو امریکا کی تحریم میں دے دیا گیا۔

☆ افغانی سفیر عبد السلام ضعیف جن کو سفارتی تحفظ حاصل تھا جنوری ۲۰۰۲ء میں امریکا کے حوالہ پارشوں کے رہنماؤں کی ملک بدری ختم ہوئی، صدر نے

فوج کے عہدہ سے دستبرداری اختیار کی، حالات شایدی اسی کثرت حکومت کی طرف سیکلر، یہی سن اور طاہر محمود نے اشارے کئے تھے لیکن معاملہ اس وقت ہاتھ سے لکھتا ہوا

نظر آج یہ پاکستانی اقتدار اور امریکی لابی نے پیغمبیر اپنی کامیابی کے طور پر انتخاب میں حصہ لینا چاہئے، انہیں

ایک سولین کے طور پر انتخاب میں حصہ لینا چاہئے، انہیں ویکھنے تو پاکستان ان تمام میدانوں میں مصروف رکھا گیا

سیکلر، یہی سن ستر فاراٹر نیشنل پالیس میں "ایشیا پروگرام" کے ڈائریکٹر ہیں، وہ ایک ستر اسکار بھی

باہمی کے اصول کے نئے روئیے بھی معارف کرائے جو کوئی ایشیا کے ساتھ یہرو چیف بھی ہیں، لکھتے ہیں، ہم ایک نئی صورت حال میں ہے اسے

خداورہ بالا سطور سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ

☆ اس وقت امریکہ میں مشرف کے سب سے سرگرم جمیتی سابق ڈپیٹریکری اور شیٹر جو ۲۰۰۷ء میں آمادہ کیا جا رہا ہے۔ (ایشیا ۱۳-۲۰۰۷ء)

فاضل مدیر کا آخری جملہ پاکستانی بھر جو ایشیا کا صحیح تحریکی کردار امریکا پاکستان میں ڈہرانا چاہتا ہے، "صفیٰ شایدی وہی کوئی تحریکی کی رفتار کمال کا کردار جزل مشرف ادا کر رہے ہیں، پاکستان کو

بے اور جس باہمی کی طرف پاکستانی سیاست برقراری پر ہر اسas ہوں، ہمیں مشرف کی

تھیات جاری رکھی چاہیے کیونکہ مشرف کے بعد جن لوگوں سے ہمارا واسطہ متوقع ہے مشرف ان سے کہیں

جس کو ٹھیٹی تحریکی اور قوت سے گھما جائے گا اسی قدر سہولت اور آہنگی سے اس کو روکنا ہوگا، اگر اس کو

یک بیک روکنے کی کوشش کی جئی تو دو باتوں میں سے پاکستان سے ابتدائی پسند ہے اسی ماذل کا بانی تصور کیا

ایک چیل آئتی ہے، یا تو روکنے والا ہاتھ رُخی ہو جائے گا جاتا ہے انہوں نے دیکول پاریاں بنائیں، ایک کو

سیکلر، یہی ان کا یا اکشاف بتاتا ہے کہ پاکستان حکومت بنانا ہوتی تھی جبکہ دوسری کامل اطاعت

خط کے اس اقتیاس سے پتہ چلتا ہے کہ امرت منصوب بندی سے مزید شدت پیدا کی گئی تاکہ وہ اسلام اور حركتوں کے لئے اپنے لباس اور حركتوں سے ایسے امور انعام دس گے کہ آہتا ہے۔ ان کی برائی ختم ہوا وہ ذہن نے کہ ہر آدمی آزاد ہے، کسی کو روک نہ کر جو ایک عظیم جسم ہے، تو جو ان اس مقصد کے لئے ملزم ہوں گے۔ یوں آئندھی مختلف پہلک مقامات پر اپنے لباس اور حركتوں سے امور انعام دس گے۔

”۳۔ مولانا صاحب! ایک ملنے والے اسلام آماد سرکاری خصہ اجنبی کے طازم ہیں، ان کے مقابلے ۸۔ لوٹوری اور کالج کی سطح پر جاول مخالف موسیقی اور تاریخ ہونگا جس کا خرق غیر ملکی تنظیمیں برداشت کر سکی، لوٹوری اور سازی کی تربیت دی گئی، پھر ان میں اعلیٰ تعلیم بافت طلباء و طالبات کو داخل کیا جائے گی اور ایک مقصد طلباء اور طالبات کی سرکاریں گی جہاں ان کا خرق برپہاڑی مقامات کی سرکاریں گی جہاں ان کا قائم وطعم اکٹھا ہوگا تاکہ اساتذہ پر اعتماد کی فضائیت ہو سے مقابلہ میں اتنا ہو گا تاکہ اساتذہ پر اعتماد کی فضائیت ہو سے اور عازی براوری سے تعلقات مفہومیت کے، جامعہ میں تعلیم لیا شروع کی اور طالبات میں جو اعلیٰ تعلیم بافتہ تھیں، ان کی ذہن سازی شروع کی، خاشی اور عربانی کے خلاف طاقت کا مقابلہ دن بھر کرنے میں اساتذہ کی نظر میں دوسروں اور غیر ملکی سفر کے نکت دے کر لڑ کے اور لڑ کی کو ماہر بھجا استعمال، اسلامی نظام کے لئے عملی جہاد کا ذہن بنایا، اس سے ممتاز ہوں گے، اساتذہ کا خصوصی قرب حاصل کر سکے، عربی، انگریزی، دینی علوم میں ممتاز اور قوت کی جائے گی اور اپنا نمائندہ بنایا جائے گا۔

”۹۔ بعض فوجی افسران کو درکن نظامی کا مختصر نصباب ۲۔ طالبات مذکورہ بالا مقصد کے علاوہ مزید سے پڑھلا جا رہا ہے، وہ علماء کے رنگ اپنا کہداری کے مقابلے کام انعام دس کی کم درس سے اچاک غائب ہوں گی، بیش گا اور ان کے کوادر پر طول مخصوص بندی ہو رہی ہے۔ ۱۰۔ تبلیغی مرکز رائے وطن میں خفر اداروں کے اعلیٰ افسران باقاعدہ تھیں، جماعتیں میں جاتے ہیں، بعض کا، اور میڈیا کے ذریعہ بنات مدارس کو بدنام کیا جائے اب منبر سے بنات مدارس کے ذریعہ بنات میں جاتے ہیں، مشوروں میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں اور بزرگوں کی صرف میں شامل ہو کر مکمل کنٹرول کی منصوب بندی کر رہے ہیں۔

”۵۔ طلباء اور طالبات تنظیمیں کے سرکاری انتظامی سے خفر تعلقات استوار کرائیں گے اور ذرالروں یہ خط جہاں ایک طرف پاکستان پر یہ ورنی شکنجہ کا راز کھولتا ہے وہی عالم اسلام کے جامعات و مدارس کے لئے ایک پیغام بھی رکھتا ہے، پاکستان میں مدارس و مساجد کا، اور مدد و دوسرا مقاصد میں استعمال کیا جائے گا۔

”۶۔ پہلک مقامات پر تربیت یافتہ لوگ عوام سے ملاقات کر رہے تھے اور علماء سے ذاتی گھرے مراسم رکھتے تھے وہ بھی عازی براوران کو ملاقاتوں میں کہتے تھے کہ تم اپنے مطالبات میں حق پر ہو، اپنے مقصد پر اٹ جاؤ، ان کا اصل مقصد بھی آپریشن کا جواز پیدا کرائے گا، اسے مراعات دی جائیں گی۔

”۷۔ اسکوں سے لوٹوری کی سطح تک تقریب گا ہوں اور پہلک مقامات پر تربیت یافتہ تھوڑا مدد و خواتین مغربی

تی ٹھل دینے (RESTRUCTURING) کے ”بدھ کو پاکستان کے ایوان زیریں نے جو قانون ترکی ماذل کے آغاز کا سہرا شرف کے سر ہے، نواسہ منظور کیا ہے وہ حقوق نساں اور سیکولر قانون کے غلبے، مدت حکومت میں پاکستان کو ترکی ماذل بنانے کے لئے دونوں کے لئے پیش رفت ہے، پوری مسلم دنیا میں اس کا بہت سچھ کیا جا پکا ہے۔

پاکستان سے شائع ہونے والے جریدہ ملک مقدم کیا جانا چاہئے، پاکستان کی ترقی میں مسلم دنیا مہمانہ الشریعت نے مفتی رفع عثمانی مدظلہ کے نام ایک طاغوتی نظام کے خلاف جان دے دینے کے جذبات پر مشتمل اشعار، تاریخ میں اصحاب عزیمت کے واقعات،

”آزادی پر قذفن اور شریعت پر بیمار ہے۔ آزادی کے سلسلہ میں امریکا کے نج لطفہ بڑھ معمولی اہمیت کا سبق ہے، (ڈاکٹشن نائکر بحوالہ اداری پاکستان میں خواتین کے حقوق، ۷ اکتوبر ۲۰۰۶ء) LEREND HEAND) نے ایک بے مثال

فقرہ کہا ہے:

”آزادی انسانوں کے دل میں ہوتی ہے اور ایشیا نے حدود قوانین میں تبدیلی کے ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کیا ہے:

”جب یہ دل میں سر جاتی ہے تو پھر زیما کوئی آئیں، کوئی قانون اور دنیا کی کوئی عدالت اس کا تحفظ نہیں کر سکی۔ The Naked Society By Vance Pakerd (ص ۱۲)

پاکستان میں عدالتی اور صافی براوری پر کوئی بات اس سے زیادہ بہتر صادق نہیں آتی۔

☆ پروفیس کی آزادی

”۱۹۹۰ء میں پاکستان کے ایک ممتاز صحافی صلاح الدین شہید نے لکھا تھا:

”اگر کوئی کہ کہاچی کے حالات بگاڑنے میں اور پرے ملک میں صوبیوں علاقوں اور اسلامی گروہوں میں جمع نہ پھاڑنے کے عمل میں سر فہرست کوں ہے؟ تو میں گردن جھکا کر کہوں گا، تو یہ پریس۔ (صحافت اور تشدیذ طابہ پرسوس، ۲۷)

”۱۹۹۰ء کے بعد پاکستان کے حالات روپریوز اتھ ہوتے طے ہے، اس میں زرائی ایام اور پریس کی خلائق اور کارکری کو کافی دخل ہے۔

”۱۹۹۱ء کے بعد ایک حکیم علمی STRATEGISTS (بار باریہ کر رہے ہیں کہ اسلامی دنیا کو قابوں کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اسلام میں تبدیلی کی جائے، روشن خیال اور اعتمال پسند اسلام اور بنیاد پرست اور جہادی اسلام کی ترقی اس کا مطلب ہے، حدود قوانین کے لئے دینی احکام کو پامال کرنا یا مشورہ اور صحیح حکمت

”۱۹۹۲ء کے بعد ایک حکیم علمی پویلگار کر رہے ہیں کہ اسلامی دنیا کو قابوں کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اسلام میں تبدیلی کی جائے، روشن خیال اور اعتمال پسند اسلام اور بنیاد پرست اور جہادی اسلام کی ترقی اس کا مطلب ہے، حدود قوانین پر تازہ جملہ،

”۱۹۹۳ء کے بعد ایک حکیم علمی پویلگار کے تختنے کے لئے ایک اقدام نہیں مسلم معاشرہ اور اس کی طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے۔

”۱۹۹۴ء کے بعد ایک حکیم علمی پویلگار کے تختنے کے لئے ایک اقدام نہیں مسلم معاشرہ اور اس کی آواز شدید سے اخہلی گئی، ۱۵ نومبر ۲۰۰۶ء کو تختنے امت مسلم کو شریعت اور اسلامی اقدار کی بنیاد پر اجتہادی نسال کے نام پر ایک قانون منظور کیا گیا جو احمد امام حدود زندگی کا نقش تحریر کرنے کے عہد میں روکنے کا پیش خیر

”۱۹۹۵ء کے بعد ایک حکیم علمی پویلگار کے تختنے کے لئے ایک اقدام نہیں مسلم معاشرہ اور اس کی طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے۔

”۱۹۹۶ء کے بعد ایک حکیم علمی پویلگار کے تختنے کے لئے ایک اقدام نہیں مسلم معاشرہ اور اس کی طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے۔

”۱۹۹۷ء کے بعد ایک حکیم علمی پویلگار کے تختنے کے لئے ایک اقدام نہیں مسلم معاشرہ اور اس کی طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے۔

”۱۹۹۸ء کے بعد ایک حکیم علمی پویلگار کے تختنے کے لئے ایک اقدام نہیں مسلم معاشرہ اور اس کی طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے۔

”۱۹۹۹ء کے بعد ایک حکیم علمی پویلگار کے تختنے کے لئے ایک اقدام نہیں مسلم معاشرہ اور اس کی طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے۔

انار کی طرف بڑھتی دنیا

محمد اخیس ندوی

عصبیتوں پر عالب آجائی ہے اور عالب آنے والی عصبیت مملکت بن جاتی ہے، یہ اور اس طرح کے دوسرے نظریات مسلم مفکرین نے پیش کیے جنہیں یورپیں مفکرین نے اختیار کر لیا آج یورپیں اور مغربی مفکرین انہیں نظریات پر کاربنڈ نظر آتے ہیں

Pride and Prejudice (فخر و غور)

Crackdown (خت کارروائی) اور سیاسی

پر طاقتور عصبیت کی چیزیں افغانستان پر حملہ، پاکستان کی کو عالمی سیاسی تاثیر میں دیکھنے کی ضرورت ہے، پر ویز کا موجودہ انتشار، مشرقی یمپور، سوڈان، صومالیہ، دارفور، تھا، اللہ نے انہیں فرمادی، اسون سے بہرہ و فرمایا تھا، انہوں نے اپنی نظم ایلیس کا پیغام اپنے سیاسی فرزندوں سنجائے رکھنا، لال مسجد کا واقعہ، پوری دنیا کو نام نہاد کے نام میں مسلمانوں پر مغرب کی طرف سے ہونے کے پیشتر ممالک اور خصوصاً اسلامی ممالک کا انتشار اسی طاقتور عصبیت (یعنی ملک) کی اسلام حالات کی کتنی اچھی ترجیحی کی ہے، ایلیس اپنے سیاسی اور مسلمانوں کے خلاف تفوق کی ایک جگہ ہے، اس جگہ کو ہم عصبیت کی جگہ کہہ سکتے ہیں، جس کی وجہ چیزوں سے کہتا ہے ع

فکر عرب کو دے کے فوجی تحریکات (Anarchy) کا شکار ہے دنیا کا پیشتر حصہ نراج (Anarchy) کا شکار ہے، بہت سے امن پسند ممالک اور اشخاص کی کوششوں کے باوجود امن و امان مفتود ہوتا جا رہا ہے، اس نظام میں کوئی کسی کی سننے والا نہیں صرف طاقتور کی طاقت کا راج ہے انتشار و بدآمنی نیز ظلم و بربریت کا ایک احتیاط سلسلہ ہے، لاکھوں لاکھ افراد کو بے دریغ تھہ تھے کیا جا رہا ہے خود ساختہ دشمنت گردی کا کابوس کھڑا کر کے دنیا کی سب سے زیادہ امن پسند قوم کے خلاف سازش نہیں بلکہ انہیں جیاہ و بریاد کیا جا رہا ہے لیکن اس ایک سوچی بھی ایکم کے تحت ہوا ہے۔

پاکستان ایک اسلامیک ہے جو بہت ابھیت کا حال ہے کونکہ اس کی سرحدیں ان مظلومین کی کوئی فریاد کے افغانیوں کے اندر ورنہ سے غیرت دین و ایمان کو ری کرنے والا نہیں، کوئی نہیں جو ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے جو کرنے کا واحد طریقہ ہے ایک افغانستان کی وادی قلم سے روک دے تاکہ دنیا ایک بار پھر امن و شانست کی نگاہیں پاکستان کی طرف لگی ہوئی ہیں، کاسے بھی تباہ گوارہ ہے جائے۔

پاکستان کے حالیہ واقعات نیز انتشار و بدآمنی علامہ کے وجود کو ختم کر دیا جائے جو ان کی ایمانی روح کو بھی ایک طاقتور عصبیت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اور افغانیوں کی اسلامی غیرت جاگ اٹھے اور وہ ہمارا قلعہ کی قلعے کر دیا ہے، یہ خوف ان کو ہمیں سے رہنے اور سونے نہیں مٹا پائی قوت و قدری تباہ کرنے کے لیے ہر آخری دینا، واضح رہے کہ بیش سرکار، حکومت پاکستان کو 1999ء مدد جاسکتا ہے جو اپنی بالادستی اور تفوق کے لیے سیاسی اضطراب و پلچل کا جائزہ لیں تو آپ کے سامنے فراقتی ہی نہیں غیر انسانی حربوں کو استعمال کر لیتا چکی ہے کہ وہ نامہ باقاعدہ، طالبان اور جنوبی وزیرستان، افغانستان، عراق، فلسطین کو بدآمنی و انتشار کے مہیب کے علاقہ سے ہوتے والے عالمی جہاد کو جڑ سے ختم کرے۔

پاکستان 1972ء میں اسلام کے نام پر جو دین آیا، جس نے پوری دنیا میں انار کی پھیلا رکھی ہے جو دنیا رکھتے ہیں۔

آپ اگر اس نقطہ نظر سے پاکستان و افغانستان کی دینا، واضح رہے کہ بیش سرکار، حکومت پاکستان کو 1999ء سے اب تک وہ ملین ڈالر کا تعاون اس مقصد سے دے جسے کاری گھنیاں سمجھ جائیں گی اور بہت سارے اسرار بہت ساری گھنیاں سمجھ جائیں گی اور جنوبی وزیرستان، اسی طاقتور عصبیت (ملک) نے پاکستان، اور موزوں خود بخود واضح ہو جائیں گے افغانستان پر امریکہ کی علاقہ سے ہوتے والے عالمی جہاد کو جڑ سے ختم کرے۔

پیدا کرنے کے اغراض و مقاصد آپ بہتر طریقہ پر سمجھ پاکستان عالمی طاقتلوں کے نشانہ پر جائیں گے۔

کہ برطانیہ نے اسے Divide and Rule کے شام عرب شرق ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمہ کو اللہ پاکستانی سیاست میں پلچل، بدآمنی، انتشار و انار اصول کے تحت ہی سے علیحدہ کیا تھا کہ وہ تھیں شدہ ملک

میں آیا، جو کہ نہایت بودا کمزور اور مہل تھا، "مگدہ دیش" کے مشہور وزیر اعظم کولیانے اپنی کتاب "اتھ شاستر" میں یہ خیال ظاہر کیا کہ ملکت کے قیام سے پہلے نراج آگے پڑدہ رہی ہے کہ لگتا ہے جلد ہی دنیا ایک بار پھر جاہلیت کے دور میں پہنچ جائے گی بلکہ اسی سے پہلے اور دوسروں کو دکھ پہنچ جائے پر اپنی خواہشوں کو پورا کرنے والی حقیقتی وحدت کے درمیان میں جو بہت سے انسانی و اقامتی وحدات کو دیکھ کر دنیا ہوئے اسے تھا اس انسانوں کی بالکل وہی حالت تھی جو مسند رکنی مصلحیوں کی ہوتی ہے۔ اس سے تھک آکر لوگوں نے ایک ہمراں کی مانعی قبول کر لی اور اس طرح مملکت کا قیام پچھے ہیں جہاں کوئی قانون نہیں، کی اور اسے قوم یا ملک کی کوئی اپنی شاخت، وقت، عزت، احترام نہیں، صرف عمل میں آیا۔

ایک جگہ راج ہے، ہر طاقتور کمزور کو دبارہ ہے، ہر مالدار مسکین وحتاج کا ناق اذار ہے ہر ظالم و جابر ہوئے جنہوں نے مملکت کے اصولوں کا گہرا جائزہ لیا، ان میں فارابی، امام غزالی اور مشہور مفکر محمد ابن خلدون ہے اسے سبھار لوگوں پر ظلم و تم کے پہلا توڑ رہا ہے، جو اقوام اور جماعتیں ان طاقتور عصبیتوں کی بالادستی تسلیم کرنا ہے تو اسے ملک کے قیمتیں یا ان کی متعصبات پالیسیوں کے سامنے سلسلہ میں نظریہ "عصبیت" آج کے حالات پر بہت حد تک صادق آ رہا ہے، انہوں نے مملکت کے قیام کا بالکل سر تسلیم نہیں کرتی ہیں انہیں یہ طاقتور عصبیتیں بہت ستائیں اور انہیں طرح طرح کی تعزیب کا نظریہ کہتے ہیں۔

یہیں اور کوئی نظریہ پیش کیا جسے عصبیت کا نظریہ کہتے ہیں، عصبیت سے مراد وہ جماعتی احساس ہے جو مختلف بینیوں انسان کے ابتدائی عہد میں جب باقاعدہ انسانوں کو اپنی اپنی جماعتوں سے وابستہ کیے رہتا ہے، ان کے نزدیک انسانوں کی طرح جماعتوں میں بھی مملکت و سلطنت کے قیام کا تصور نہیں تھا، اسی قسم کا جگہ راج پالیا جاتا تھا انسانوں کی مثال سندھ کی مصلحیوں کی طرح جنبدات و احساسات ہوتے ہیں کبھی یہ جذبے قوت صدی اور خصوصاً اس کے اخیر میں اور 21 ویں صدی کے چکی کے بڑی مصلحیاں چھوٹی مصلحیوں کو بے دریغ کھا جاتی ہیں، اسی طرح طاقتور شخص دوسرے کمزور اس طاقتور کمزور کو ستائی اور اسکے دکھ دکھ کا خیال کے بغیر اس پر قلم کرتا جاتا ہے اسی طرح طاقتور اور مغلوب عصبیت (خصوص اسرائل، فلسطین کے جھنگے، عراق و ایران کی لڑائی، افغانستان و دوسروں کا تصادم، عراق و کویت کی جنگ، عراق

نرم دم گفتگو گرم دم جستجو کے پیکر

مولانا مفتی محمد طارق ندوی کی کتاب زندگی کے چند اوراق

از..... منور سلطان ندوی

آپ کو بھول نہیں سکتے، آپ کی طبیعت میں انکی پلک تھی، ملنے کا ایسا انداز تھا کہ کوئی بھلانا بھی جاہے تو کیسے بھلا کے، پروگرام خواہ درس قرآن کا ہو یا اسکے موقوف نہیں کی تربیت کا، طلبہ کا مسابقه القرآن پبل رہا ہو یا عوامی جلسہ، آپ کی توجہ و انہما کے اس وقت دیکھنے کے قاتل ہوتی، پروگرام سے متعلق ساری تیاریوں میں شریک رہتے، جنہیں بلا تابے ان سے اتنی باری ملتے اور یادداشت کر دیجیں ہو جاتے، اس کے موقوف نہیں کی توجہ کرتے۔

آہ اور صد آہ! مولانا مفتی محمد طارق ندوی مدرس پر فائز ہوئے، دارالاافتاء کے تائب مفتی بنے۔ صاحب بھی پلے گئے اپنے رب کے پاس، جہاں ہم ہاں! وہی مولانا طارق صاحب جو چند روز قبل مبارک سفر کیلئے نکلے تھے۔ خوش تورجے ہی تھے، حج کی سب کو ایک نایک دن جانا ہے، ۱۴۳۷ھی الجمیر مطابق ۲۰۰۷ء کی شام مولانا کے انتقال کی خبر پہنچی، خوشی سے چڑھے گئنا رحمہ، بات بات پر مکراہت اور اطمینان دیکھتے اور لیوگرم رکھنے کا بہانہ۔

دارالعلوم میں مدرس کے ساتھ خوبی تو نیکی کی ذمہ داری بھی آپ سے متعلق تھی۔ آغاز مدرس سے ہی افتاء کا ناٹک کام دیکھ رہے تھے، خوب سمجھ جو ہے اور خوب ملے، گرم جوشی اور طلاقات میں والہات پن، جو روز نظر آتی، بلکہ آج تو پچھزیاہدہ تازگی اور فرحت و انبساط کے کچھ دیر بعد مسجد میں اعلان فرمایا، جرسی سکھوں نے، اس راہ کی نزاکتوں سے خوب خوب واقف۔ مگر کیا بحال کوئی جواب لکھے اور اپنے محبوب استاد مولانا نہ ہوا، دارالعلوم میں ابھی چھٹی کے ایام تھے، طباء اکثر ساتھیوں نے مولانا سے دعوت کا مطالبہ بھی کیا، مولانا مگر جا چکے تھے، مگر تعطیل کے باوجود احاطہ میں چہل خوش تو تھے ہی، پہلے مکرائے اور پھر اپنے مخصوص انداز پہل باتی ہی، اس امتہ اور طباء کی نکریاں جاہے جا نظر آتی تھی، یہ خبر تھی یا صاعقة آسمانی کہ سکھوں کے قدم یک داپس تو آجائیں۔

کے خبر تھی کہ مولانا سے یہ آخری ملاقات کے کاموں میں آپ واقعتاً تحریر ہو چکے تھے پھر مولانا سنا، رونق کی جگہ بہت آنسو اور شدت غم میں کپکاپتی ہے۔ آپ لوگوں سے جدا ہو رہے ہیں یا جدا ہونے ناصر علی صاحب سے کثرت سے استفادہ کے تیجے میں آوازیں آخری کیا ہو گی؟ دل تحام کے میٹھے، سنئے! یہ خبر واے ہیں اور کوئی سوچتا بھی کیسے کا بھی تو جوانی کے دن بڑی خوبیاں پیدا ہو جی تھیں اور صاف اندازہ ہو رہا تھا موت کی تھی، کس کے موت کی، موت کا اعلان تو روزہ ہوتا تھا، آپ کے ہڈے بزرگ بھی موجود تھے، قفل میں ہے اور جائز اکٹھ پڑتے تھے، آپ کے ساتھ بہت سے لوگ جانشیں ہوں گے، مگر آہ! چشم زدن میں کیا سے کیا ہو گیا اور کیسے کا یا پلٹ ہو گئی!

آپ جہاں طلبہ کے درمیان محبوب و مقبول تھے، وہیں اپنے بڑوں کی آنکھوں کا تارہ بھی تھے، آپ تو اپنے بنائے بیانے سے ہر چیز ناپانچاہتا ہے مگر جب مکراہت، سجا تے اور ہر آن ہشاش بشاش رہنے والے لقدر یہ سامنے آتی ہے، تو ساری تدبیریں دم توڑ جاتی ہیں، چھوٹوں سے بڑوں کی طرح ملتے، پھر بڑوں سے مدد سے دینی تعلیم مکمل کی، ادھر عصری تعلیم کے شوق عقیدت و محبت کا کیا پوچھتا، مددۃ الحمداء کے ذمہ دار علی میں ممتاز گری کا لام اور لکھنے یوں نیوٹری سے بی اے اور دھری رہ جاتی ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی صاحب، حضرت مولانا سید احمد راجح حسینی ندوی صاحب، حضرت مولانا سید علی۔ پھر قست نے یادوی کی، جہاں کوئی یقین کرے یا نہ کرے، مگر یہ حقیقت ہے کہ مولانا سید علی کا مذہب کیا تھا، وہیں استاد کی کری ملی، مند جس لوگوں نے مولانا کو دیکھا ہے ان سے ملے ہے وہ مولانا دا شخ رشید ندوی صاحب، مولانا سلمان حسینی

لے کام کرتا ہے، اب جب کوہ طالبان کو ختم کرنا چاہتا ہے تو اس خط میں اور دنیا کے دوسرے حصوں میں خود شراریں انجام دے کر انہیں کے سرمند ہے دیتا ہے، اور اب یہ بھی خالی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ اس خط میں بدانی پیدا کر کے پاکستان کی نیکیاں طاقت کو خشائی نہ کر سکیں اور لوگ ترقی، فلاح و بہبود کی عمر چھوڑ کر صرف تختہ اور اسکے مشتاقی کی فکر میں لگ جائیں اور ہم تختہ بنانا چاہتا ہے۔

آزادی کے بعد اب تک ۲۰ سالہ پاکستان کی ہر جتاب ماسٹر عبد الحق استاذ مجدد دارالعلوم ندوۃ العلماء کی بڑی ہمیشہ کا تقریباً ۲۵ رسالہ کی عمر تاریخ میں زیادہ تر فوجی حکرانوں کی حکومت رہی ہے، شاد بنا کر انہیں ملوح کر دیں۔ پاکستان کا سایی انتشار و اقتدار دیکھ کر یہ حکرانوں کو فوجی ڈائیٹریٹ سے تبیر کیا جاتا ہے پاکستان کے فوجی حکرانوں میں کچھ ہی تھے جنہیں واقعی طلاقوں پاکستان کے گزار تھیں، اللہ ہمساند گان کو صبر بخیل عطا کرے، قارئین کے ہاتھ میں ایک تحریک گاہ کی طرح ہے جہاں وہ اپنی مرثی و مغادر کے مطابق تحریک باتی پالیسیوں کا نفاذ کر رہے ہیں واضح رہے کہ جب سے پاکستان ایک نیکیاں طلاقوں کے ترقی کے باعث ہے اس وقت سے خاص طور پر عالمی طلاقوں کے ترقی میں ہے جو اس کے پرچے اڑانے کے لیے نتیجے سازیں رپھتے رہتے ہیں۔

گرچہ کچھ لوگوں کی یہ رائے بھی کسی قدور درست

معلوم ہوتی ہے کہ عالمی طلاقوں کی شہید اور اشادے کے بخیر کوئی ملک نیکیاں طاقت یا ووچی طاقت کے اقبال سے

بہت زیادہ ترقی نہیں کر سکا، یقیناً پاکستان کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہو گئی وقت بدلتا رہتا ہے اور وقت و حالات کے ساتھ نظریات اور پالیسیوں میں بھی تبدیلی آتی رہتی ہے،

سے پاکستان میں اندر کی کاری کا دوہی قتل جنہیں دیا اور ان کا پراسرار طریقہ پر

دل ہے قتل جنہیں دوپر پاد طاقتیں تھیں اس وقت راجح ہے انتشار و بدانی

کے حالات کچھ اور تھے اور آج حالات اس سے بہت اپنے عروج پر ہے ظاہر ہے

مختلف ہیں، بالکل جس طرح ایک پیپر اور نہ دوسرا کریب پارکی طاقت کو ختم کرنے اور توڑنے کے لیے طالبان

کوکھا ایک، اس وقت انہیں طالبان کی ضرورت تھی پھر کا چنانچہ رہنا اور سکون کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل

تیار کردہ: آدم فارمیسی، لکھنؤ

فون: 0522-2614054

تیار کردہ: آدم فارمیسی، لکھنؤ

فون: 9415500247، موبائل: 2248567

تیار کردہ: آدم فارمیسی، لکھنؤ

فون: 9936510837

تیار کردہ: آدم فارمیسی، لکھنؤ

(تیریجات، ایکٹوری ۹۰۰)

WALIULLAH
JEWELLERS

All Kinds of Gold, Silver
& Diamond Jewellery

Mobile: 9415750289 Shop: 0522-2617956

چرمیں سرناہ دست

حمدیہ پوکش کے پر اسٹاکس
انقلیو اے ای کاؤنچی تل او رکاؤنچی پوکش کے اسٹاکس
جیمن بیک فپ
پر فیوس انقلیل دوئی

شہرکھو U.A.E.
کھنچ طبیات سے مطر

دکان نمبر 1/6 مسجد مرکز، ڈاکٹری - این - ورما روڈ، این آباد، لکھنؤ

Maqbool Mian
Jewellers

مقبول میاں جو ملرس

Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9415001207-9335726377

Contact:
Mr. M. Afzaq : 9919035087
Mr. M. Imran : 9415757256
Mr. Zeeshan : 9336726156

ریڈی میڈ مردانہ ملبوسات کا قابل اعتماد مرکز

اعلیٰ کوالٹی، جدید ترین فیشن کے ساتھ
Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis,
Pullowers, Jackets, Kurtas-Suits, Night Suits, Gown & Ties.

شادی بیاہ، تیوہار اور تقریبات کے لئے شاندار ذخیرہ، تشریف لائیں

menmark®

Ultimate Men's Clothing

MFG, Wholesale, Export & Retail

58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow. -226001

پوچھاں: ولی اللہ

ولی اللہ جو نیس

Jutey wali Gali,
Aminabad, Lucknow

ممبی کے قارئین کی خدمت میں



ALAUDIN TEA

44, Haji Building S. V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003
Tele: Add Cupkettle

CAFE FIRDOS

Partly Air Conditioned
MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel: 23424781-23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Phone: (S) 2616946
(R) 2627443

مولانا مفتی محمد طارق ندوی ایک تعارفی خاک

☆ نام: محمد طارق ☆ ولد: جناب انہر علی صدیقی ☆ چوبیں سال تک سنی وقف یورڈ میں مازم رہے
☆ پیدائش: ۲ جنوری ۱۹۷۰ء جائے پیدائش: بارہ بجکی ☆ تعلیمی مرافق: ابتدائی تعلیم گھر میں
ہوئی ☆ عربی تعلیم: دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ☆ علمی لیٹ: ۱۹۷۹ء دارالعلوم ندوۃ العلماء
لکھنؤ ☆ فضیلت (اختصاص فی الشیر) دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ☆ عصری تعلیم: بی اے متاز ڈگری کالج
لکھنؤ ☆ ایم اے (عربی لیٹریچر) لکھنؤ یونیورسٹی۔

تدریسی خدمات

☆ ابتداء مدرس: مدرس فتح پور، ہنسوہ ☆ لا اسپریرین مکتبہ کلیہ الشرعیہ و اصول الدین ۱۳۰۲ھ تا
۱۳۰۶ھ ☆ استاد کلیہ الشرعیہ: ۱۳۰۶ھ تا ۱۳۰۷ھ دسمبر ۲۰۰۷ء فتویٰ نویں دارالافتخار: ۱۳۰۲ھ سے ۱۳۰۶ھ
۲۰۰۷ء معاون مفتی دارالافتخار: ۱۳۰۷ھ رشعیان ۱۳۱۲ھ مُستقل استاذ ۱۳۱۲ھ میں بنائے گئے۔

علمی خدمات

☆ تغیر حیات میں فتحی سوال و جواب ۱۹۸۲ء سے دسمبر ۲۰۰۷ء ☆ بانگ حرامی درس قرآن کا کالم۔ ☆ مختلف
سوچوں کی تفسیر پر مشتمل تعدد درس میں۔ ☆ فتحی مسائل کے دو مجموعے، سوال و جواب اور فتحی مسائل۔

ملی سروگومیں

☆ جمعیۃ ثباب الاسلام سے واپسی ☆ تظیم ائمہ مساجد و توحید المساجد کی صدارت ☆ مختلف
مسجد میں درس قرآن ہائے ممتاز و ممتازین کی ترتیب کیلئے مختلف مقابلوں ☆ طلبہ کے مسابقاتی پروگرام
☆ آخری سفرنگ: نومبر ۲۰۰۷ء مطابق ذی قعده ۱۴۲۸ھ انتقال: ۱۴۲۸ھ دسمبر ۲۰۰۷ء مکمل کرد بعد نماز ظہر
نماز جنازہ: حرم شریف مکہ تدفین: ۱۴۲۹ھ دسمبر جنت امعلی بعد نماز فجر

مولانا برکت اللہ بھوپالی الجوکشن اینڈ سوچل سروس سوسائٹی (رجسٹر) کے زیر انتظام ہنگ آزادی کے عظیم جاہد،

حضرت شیخ البند کے شاگرد اور پہلی جلاوطن حکومت کے وزیر اعظم

پروفیسر مولانا برکت اللہ بھوپالی

کی یاد میں قائم دینی و عصری تعلیم کے اہم مرکز

برکت اللہ پبلک ہانر سیکنڈری اسکول

گاندھی نگر، مدھیہ پردیش، اٹھیا اور

برکت اللہ گرلز ہانر سیکنڈری اسکول

سلطانیہ روڈ، میان فون ایچ جی کے سامنے، بھوپال، ایم پی، ایغڈیا

"کلیہ برکت اللہ" کی تحریر المددہ علی گڑھ روڈ پر جاری ہے، جس میں یورڈ گ کا اعلیٰ طبقی انتظام ہو گا۔

ذکرہ اداروں میں عصری تعلیم کے اساتذہ میں تعلیم کا بھی محتوا انتظام ہے۔ غیرہ اور نادار مفلس طلبہ کو مفت تعلیم دی جاتی ہے

من جانب: حاجی محمد ہارون ایڈوکیٹ، بانی و تنظیم اعلیٰ

فون: 0091-755-2543466, 2642715

عدوی اور دیگر اساتذہ سکھوں کیلئے آپ کے دل میں
بڑی محبت تھی، بڑا لگاؤ تھا، اس کا اندازہ تو ان
بڑگوں سے ملتے وقت ہی ہوتا کہ آپ فرط ادب سے
بھیک جا رہے ہیں۔ سب آپ کے کاموں کے مدح،
کاموں کے چیزیں، یہ اعتماد اور یہ مقام و موقوں ہر
ایک کو کہاں حاصل ہوتا ہے اور حاصل ہمی کرے تو کے

کہ سپاہ تو محبت و عقیدت میں خون جگر کی آمیزش
تھی، آپ کا قال جیسی حال تھا، جو ایک ایک عمل سے
ظاہر ہوتا تھا۔
آہ! مولانا تو چل گئے اپنے محبوب اصلی سے ملنے

لیکن اپنے یونچے ہزاروں کو سو گوار چھوڑ گئے، کوئی دل کو کیسے
سمجھا کے، اقتضا مولانا کا انتقال ہو گیا، طبیعت قبول نہیں
کر سکی، جب بھی نام آئے تو سرپا آنکھوں کے سامنے آتا، آپ
کی خصیت پڑی پھری، جلوہ بھکری نظر آتی ہے اور ایسا

گلتا ہے کہ بھی بھی گئے ہیں، ہس آتے ہی ہوں گے، ایسے
ہوتے ہیں اللہ کے مقبول بندے کے کافر اور کتابوں میں
نہیں لوگوں کے بلوں میں رہتے ہیں۔ مقبولت تو اس کا نام
تے اور ہے نام الفکار کہ بندوں کے درمیان مقبولت تو اللہ
کے نزدیک مقبولت کی دلیل ہے۔

مولانا کے بارے میں لکھنے بیٹھنے، تو اتنی باتیں
بلکہ یادیں سامنے آتی ہے کہ کوئی کیا لکھ کیا چھوڑے،
اگر زراموت کوئی دیکھے، کس ادا سے آئی ملے کیلئے، ارض
حقیس طاووس تاریخ میں ہوئی تو کسی شہر حرم، حرمت
والے مہینے، ذی الحجه کے ایام اور حج کی محیل، سب
گناہوں سے دھن دھلانے، ہر طرح کی آلاتشوں سے
پاک و صاف ہو کر بھوب کی سرزمین میں سفر آخرت کیلئے
روانہ ہو رہے ہیں۔

آہ! اسکے سفر کیلئے نکلتے اور اس منزل
کیلئے روانہ ہوئے، اللہ کے دیوانے کی موت بھی اسکی
ہوتی ہے، طاب حیا و طاب میتا، نثارہ ایسی موت
کا کر خود موت کر دیکھ جائے۔ ☆☆☆